ہفت روزہ
لاہور
ندائے خلافت
www.tanzeem.org
39
مسلسل اشاعت کا 33واں سال
تنظیم اسلامی کا پیغام
خلافت راشدہ کا نظام

تنظیم اسلامی کا ترجمان

4 تا 10 ربیع الثانی 1446ھ / 8 تا 14 اکتوبر 2024ء

مشرقِ وسطیٰ: تیسری عالمی جنگ کا میدان

احادیث سے تو یہ بات صراحت کے ساتھ معلوم ہوتی ہی ہے کہ ان جنگوں کا میدان مشرق وسطیٰ بنے گا، عالمی حالات اور واقعات بھی ایک عرصہ سے اسی جانب اشارہ کر رہے ہیں کہ آئندہ جنگ عظیم یعنی اس صدی کی تیسری عالمگیر جنگ یورپ میں نہیں، مشرق وسطیٰ میں لڑی جائے گی۔ اب ظاہر ہے کہ اس علاقے میں موجود امت مسلمہ یعنی امت محمد ﷺ کا افضل ترین حصہ یعنی ''اُمّیین'' یا عرب مسلمان تو چودہ سو برس سے آباد ہیں ہی، اس صدی کے آغاز سے سابقہ اور معزول شدہ امت مسلمہ یعنی یہودیوں کی بھی از سرِ نو آبادکاری زور شور کے ساتھ شروع ہو گئی تھی، جو عنقریب اپنے کلائمیکس کو پہنچ جائے گی اور پوری دنیا سے تمام یہودی کشاں کشاں یہیں آ کر آباد ہو جائیں گے۔ چنانچہ ان عظیم جنگوں یا سلسلۂ ملاحم کے ذریعے ہولناک تباہی کی صورت میں اللہ کے قانون عذاب کے مطابق شدید ترین کوڑے ان ہی دونوں پر پڑیں گے۔ لیکن ان کے مابین بالآخر ایک عظیم فرق و تفاوت ظاہر ہوگا۔ یعنی سابقہ معزول، مغضوب، اور ملعون امت یہود پر تو اللہ کے اس ''عذاب اکبر'' کے فیصلے کا نفاذ ہوگا جس کی مستحق وہ حضرت مسیحؑ کی رسالت کے انکار اور آنجنابؑ کو اپنے بس پڑتے سولی پر چڑھوا دینے کی بناء پر اب سے دو ہزار برس قبل ہو چکی تھی لیکن جس کے نفاذ کو ایک خاص سبب سے مؤخر کر دیا گیا تھا، چنانچہ اب اسے ان ہی حضرت مسیحؑ کے ذریعے اور مسلمانوں کے ہاتھوں نسیاً منسیا اور نیست و نابود کر دیا جائے گا، بالکل جیسے حضرات نوح، ہود، صالح، لوط اور شعیبؑ کی اقوام اور آلِ فرعون اپنی اپنی جانب بھیجے جانے والے رسولوں کی نگاہوں کے سامنے ہلاک کئے گئے تھے۔ لیکن اس کے برعکس چونکہ موجودہ امت مسلمہ اللہ کے آخری رسول ﷺ کی امت ہے اور آنحضور ﷺ کے قول کے مطابق خود آخری امت کی حیثیت رکھتی ہے، مزید برآں وہ صرف ایک نسل پر مشتمل نہیں بلکہ ''ملٹی نیشنل'' امت ہے، لہٰذا اسے اس کے جرائم کے بقدر سزا دینے کے بعد توبہ کی توفیق اور اصلاح کا موقع عنایت کر دیا جائے گا، جس سے اسلام کی نشاۃِ ثانیہ اور دینِ حق کے غلبے کا دورِ ثانی شروع ہوگا جو اس بار پورے عالمِ انسانی اور کل روئے ارضی کو محیط ہوگا، جس کی صریح اور واضح خبریں دی ہیں جناب صادق و مصدوق ﷺ نے۔

آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آ سکتا نہیں
محوِ حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی!

مسلمان امتوں کا ماضی، حال اور مستقبل
ڈاکٹر اسرار احمدؒ

غزہ پر اسرائیل کی وحشیانہ بمباری کو 367 دن (ایک برس) گزر چکے ہیں!
کل شہادتیں: 42800 سے زائد، جن میں بچے: 17500،
عورتیں: 13300 (تقریباً)۔ زخمی: 97000 سے زائد

اس شمارے میں

جب وقت قیام آیا!
ہمارے مسائل کا حل: فکرِ آخرت
7 اکتوبر: تاریخ کا رخ موڑنے والا دن
غزہ پر اسرائیلی جارحیت کا ایک سال
مرے جنوں کو عدو نے دیا......
تنظیم اسلامی کی دعوتی و تربیتی سرگرمیاں

آخرت کی کامیابی:
توبہ، ایمان اور عملِ صالح

الھدیٰ
1104 ڈاکٹر اسرار احمدؒ

سُورۃُ القَصَص | بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ | آیات: 67، 68

فَاَمَّا مَنۡ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَعَسٰۤی اَنۡ یَّکُوۡنَ مِنَ الۡمُفۡلِحِیۡنَ ﴿۶۷﴾ وَ رَبُّکَ یَخۡلُقُ
مَا یَشَآءُ وَ یَخۡتَارُ ؕ مَا کَانَ لَہُمُ الۡخِیَرَۃُ ؕ سُبۡحٰنَ اللّٰہِ وَ تَعٰلٰی عَمَّا یُشۡرِکُوۡنَ ﴿۶۸﴾

آیت: ۶۷ ﴿فَاَمَّا مَنۡ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَعَسٰۤی اَنۡ یَّکُوۡنَ مِنَ الۡمُفۡلِحِیۡنَ ﴿۶۷﴾﴾ ’’تو جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک اعمال کیے، تو امید ہے کہ وہ فلاح پانے والوں میں سے ہوگا۔‘‘

آیت: ۶۸ ﴿وَ رَبُّکَ یَخۡلُقُ مَا یَشَآءُ وَ یَخۡتَارُ ؕ﴾ ’’اور آپؐ کا رب پیدا کرتا ہے جو چاہتا ہے اور منتخب کر لیتا ہے (جسے چاہتا ہے)۔‘‘

تمام مخلوق اُسی کی ہے، اپنی مخلوق میں سے اُس نے جس کو چاہا منتخب کر لیا اور رسول بنا لیا: ﴿اَللّٰہُ یَصۡطَفِیۡ مِنَ الۡمَلٰٓئِکَۃِ رُسُلًا وَّ مِنَ النَّاسِ ؕ﴾ (الحج: ۷۵) ’’اللہ چُن لیتا ہے اپنے پیغامبر فرشتوں میں سے اور انسانوں میں سے‘‘۔ سورۂ آلِ عمران میں یہی مضمون اِس طرح آیا ہے: ﴿اِنَّ اللّٰہَ اصۡطَفٰۤی اٰدَمَ وَ نُوۡحًا وَّ اٰلَ اِبۡرٰہِیۡمَ وَ اٰلَ عِمۡرٰنَ عَلَی الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۳۳﴾﴾ ’’یقیناً اللہ نے چُن لیا آدمؑ کو اور نوحؑ کو اور آلِ ابراہیم کو اور آلِ عمران کو تمام جہان والوں پر۔‘‘

﴿مَا کَانَ لَہُمُ الۡخِیَرَۃُ ؕ سُبۡحٰنَ اللّٰہِ وَ تَعٰلٰی عَمَّا یُشۡرِکُوۡنَ ﴿۶۸﴾﴾ ’’(جبکہ) ان کو کچھ بھی اختیار نہیں۔ اللہ پاک ہے اور بہت بلند ہے اس سے جو یہ لوگ شرک کرتے ہیں۔‘‘

اللہ تعالیٰ کی ذات ان لوگوں کے اوہام اور من گھڑت عقائد سے وراء الوراء منزّہ اور ارفع ہے۔

درس حدیث

نیک اعمال کا اجر

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ الْكَافِرَ إِذَا عَمِلَ حَسَنَةً أُطْعِمَ بِهَا طُعْمَةً مِنَ الدُّنْيَا، وَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَإِنَّ اللّٰهَ يَدَّخِرُ لَهُ حَسَنَاتِهِ فِي الْآخِرَةِ، وَيُعْقِبُهُ رِزْقًا فِي الدُّنْيَا عَلَى طَاعَتِهِ)) (رواہ مسلم)

حضرت انس بن مالک ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’بیشک جب کافر کوئی بھی نیکی کا عمل کرے تو اسے دنیا کی نعمتیں عطا کر دی جاتی ہیں، جبکہ مؤمن کے لیے اس کی نیکیاں آخرت کے لیے بھی ذخیرہ کی جاتی ہیں اور دنیا میں اطاعت گزاری کی وجہ سے اسے رزق بھی عنایت کیا جاتا ہے۔‘‘

تشریح: اس حدیث میں اس بات کی صراحت ہے کہ ایمان، عمل کی قبولیت کے لیے بنیادی شرط ہے۔ کافر اگر دنیا میں اللہ کی خوشنودی کے لیے کوئی عمل کرتا ہے تو دنیا میں اللہ تعالیٰ اُس کو اچھا بدلہ دے دے گا، لیکن آخرت میں اُسے کوئی ثواب نہیں ملے گا۔ جبکہ مسلمان کو نیک عمل پر دنیا میں بھی اُجر ملتا ہے اور آخرت میں بھی اَجر محفوظ رہے گا۔

ہفت روزہ — لاہور

ندائے خلافت

تا خلافت کی بنا دُنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

تنظیم اسلامی کا ترجمان نظامِ خلافت کا نقیب

بانی: اقتدار احمد مرحوم

4 تا 10 ربیع الثانی 1446ھ جلد 33
8 تا 14 اکتوبر 2024ء شمارہ 39

مدیر مسئول: حافظ عاکف سعید
مدیر: خورشید انجم

مجلس ادارت: رضاء الحق ● فرید اللہ مروت ● وسیم احمد باجوہ ● محمد رفیق چودھری

نگران طباعت: شیخ رحیم الدین
پبلشر: محمد سعید اسعد طابع: رشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ، لاہور

مرکزی دفتر تنظیم اسلامی
''دارالاسلام'' ملتان روڈ چوہنگ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 53800
فون:78-35473375 (042)
E-Mail:markaz@tanzeem.org
مقام اشاعت: 36-کے، ماڈل ٹاؤن لاہور۔54700
فون:03-35869501 فیکس:35834000
nk@tanzeem.org

قیمت فی شمارہ 20 روپے

سالانہ زرِ تعاون
اندرونِ ملک........800 روپے
بیرونِ پاکستان
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (21,000 روپے)
انڈیا، یورپ، ایشیا، افریقہ وغیرہ (16000 روپے)
ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر
''مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن'' کے عنوان سے ارسال کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے
Email:maktaba@tanzeem.org

''ادارہ'' کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

اداریہ
خورشید انجم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جب وقت قیام آیا!

گزشتہ دنوں پاکستان میں سرکاری اور سرکار سے وابستہ اور زیرِ اثر میڈیا کے ہر پلیٹ فارم پر قائم مقام افغان قونصل جنرل حافظ محب اللہ اور اُن کے ساتھی کے حوالے سے خبر گردش کرتی رہی کہ موصوف نے پشاور میں منعقدہ رحمۃ للعالمین (ﷺ) کانفرنس میں پاکستان کے قومی ترانے کے احترام میں کھڑے نہ ہو کر پاکستان کے قومی ترانے کی نہ صرف توہین کی ہے بلکہ بین الاقوامی سفارتی آداب کو بھی خاک میں ملا دیا ہے۔ ہر بتانے والے نے یہ بات بھی واضح طور پر بتائی کہ اس تقریب میں صوبہ خیبر پختونخوا کے وزیرِ اعلیٰ علی امین گنڈاپور بھی موجود تھے۔ بعض بتانے والوں نے تو اس پر اتنا زور دے ڈالا کہ محسوس ہوا کہ جیسے افغان قونصل جنرل نے یہ سب موصوف وزیرِ اعلیٰ کی ہدایت پر ہی کیا ہے۔ پاکستان کے دفترِ خارجہ نے قائم مقام قونصل جنرل افغانستان کی جانب سے قومی ترانے کا احترام نہ کرنے کے معاملے پر شدید مذمت کی، اسے سفارتی اصولوں کی خلاف ورزی قرار دیا اور اپنا احتجاج کابل میں افغان حکام تک پہنچایا۔ اس کے جواب میں پشاور میں افغان قونصل خانے کے ترجمان شاہد اللہ ظہیر نے بتایا کہ پاکستان یا قومی ترانے کی توہین کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، پاکستان کے قومی ترانے کی بے توقیری ہرگز مطلوب نہیں تھی، قائم مقام قونصل جنرل ترانے میں موسیقی کی وجہ سے کھڑے نہیں ہوئے تھے۔ گویا ترانہ اگر بغیر موسیقی پڑھا جاتا تو وہ کھڑے ہو سکتے تھے! سرکاری سطح پر اس ''عذرِ گناہ'' کو تسلیم نہیں کیا گیا اور بعض میڈیا پرسنز کے نزدیک تو یہ عذر بدتر از گناہ تھا، اس لئے انہوں نے از خود نوٹس لیتے ہوئے افغانستان سے سفارتی تعلقات ختم کر دینے کا حکم جاری کر دیا اور عوام بے چارے اس پر اعتبار بھی کرنے لگے۔ انتہائی افسوسناک بات یہ ہے کہ ''بازی لے جانے کے چکر'' میں عوام تک جو اطلاعات پہنچتی ہیں، اُن میں سے 90 فیصد سے بھی زیادہ خبروں کی بجائے خواہشات ہوتی ہیں۔

پاکستان کے قومی ترانے کے احترام میں بدنیتی سے کھڑے نہ ہونے کی دلیل میں ایران کے قومی ترانے کے دوران بھی افغان نمائندے کے کھڑے نہ ہونے کی تصویر کئی جگہ پر شائع ہوئی جس نے جلتی پر تیل کا کام کیا۔ حالانکہ اس سے افغان قونصل خانے کے ترجمان کی وضاحت کی توثیق ہو رہی تھی۔ عوام کو اچھی طرح یاد ہوگا کہ دہائیوں پہلے جب بانی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمدؒ نے اپنے ایک درس میں وطن پرستی کے شرک کا ذکر کرتے ہوئے قومی ترانے کے لیے کھڑے ہونے اور جھنڈے کی سلامی کو ایک قسم کے شرک سے تشبیہ دی تھی اور پھر ایوانِ اقبال لاہور میں منعقدہ ایک تقریب میں قوامی ترانے کے ''احترام'' میں کھڑا ہونے سے انکار کر دیا تھا تو اس پر ان کے خلاف اخبارات نے انتہائی غیر متوازن رپورٹنگ کی تھی۔ اور ایک طوفانِ بدتمیزی کھڑا کر دیا گیا تھا۔ اس وقت کے سب سے محبِ وطن قومی اخبار کے مالک نے غیر ضروری بیان بازی اور بحث کے در وا کر دیئے تھے۔ اس کے جواب میں ڈاکٹر اسرار احمدؒ کو ایک طویل مضمون شائع کرنا پڑا تا کہ وہ اپنا مافی الضمیر بھی مسلمانانِ پاکستان تک صحیح صحیح پہنچائیں اور ریکارڈ کی بھی درستی ہو جائے۔

حقیقت یہ ہے کہ اسلام دینِ توحید ہے اور توحید کی ضد شرک ہے جو اسلام کی رو سے سب سے بڑا گناہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سورۃ النساء کی آیات 48 اور 116 میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ ﴾ (ترجمہ:) ''اللہ اُسے تو ہرگز معاف نہیں

کرے گا کہ اُس کے ساتھ شرک کیا جائے، البتہ اس سے کم تر گناہ جس کے لیے چاہے گا، معاف کر دے گا۔'' نبی اکرم ﷺ رہتی دنیا تک اُمت کی رہنمائی کرتے ہوئے لوگوں کو ہر اُس کام سے ٹوک دیا کرتے تھے کہ جس میں ادنیٰ درجہ کا بھی شرک کا شائبہ ہو۔ ایک مرتبہ ایک صحابیؓ کی زبان سے نادانستہ طور پر الفاظ نکل گئے ''جو اللہ چاہے اور جو آپ ﷺ چاہیں'' اُن صحابیؓ کے ذہن میں تو ادنیٰ درجے کا بھی شرک نہیں تھا مگر آپ ﷺ نے اُنہیں ٹوکتے ہوئے کہا: ''کیا تم نے مجھے اللہ کا مدِّ مقابل بنا دیا ہے؟ تمہیں صرف یہ کہنا چاہیے تھا کہ جو اللہ چاہے''۔ آنحضور ﷺ اپنی تشریف آوری پر صحابہ کرام ؓ کو احتراماً اور تعظیماً کھڑا ہونے سے بھی منع کیا کرتے تھے۔ شرک ظاہری کے علاوہ معنوی بھی ہوتا ہے۔ جہاں کسی بت کو سجدہ کرنا ظاہری شرک ہے تو وہاں زر پرستی (یعنی ایسی کیفیت کہ دولت انسان کو اس قدر عزیز ہو جائے اُس کی وجہ سے انسان احکامات الٰہیہ کو پس پُشت ڈال دے اور حلال وحرام کی تمیز ختم کر دے) بھی یقیناً شرک ہی کی ایک قسم ہے۔ ایسے بندے کو ایک حدیث میں ((عبد الدینار و عبد الدرھم)) (دینار اور درہم کا بندہ) قرار دیا گیا ہے۔ اگرچہ یہ معنوی شرک ہوگا۔ اسی طرح ریاکاری بھی ایک طرح کا شرک ہے جس کے ضمن میں آنحضور ﷺ کا حد درجہ لرزا دینے والا فرمان ہے کہ جس نے دکھاوے کے لئے نماز پڑھی اُس نے شرک کیا، جس نے دکھاوے کے لیے خیرات کی اُس نے شرک کیا۔ اگرچہ اسے شرکِ خفی کہا گیا ہے۔ پھر یہ کہ شرک کی گمراہی ہمیشہ ایک ہی صورت میں نہیں رہی بلکہ ہر دور میں یہ کسی نئی صورت میں نمودار ہوتی ہے۔ تقریباً ہر دور میں ایسا ہوا ہے کہ سابقہ دور کے علماء کرام نے جن چیزوں کو شرک قرار دیا، بعد میں آنے والوں نے اُن کو نہ صرف شرک سمجھا اور اُن سے خود بھی اجتناب کیا اور خلقِ خدا کو بھی ان سے اجتناب کرنے کے لیے کہا۔ لیکن اپنے دور کے نئے شرک کو شاید وہ پہچان نہ سکے اور نادانستہ طور پر شرکِ جدید کے سامنے بند نہ باندھا جاسکا۔

عہدِ جدید کے اجتماعی فلسفوں اور عمرانی نظریات میں سے ایسا ہی ایک ''وطنیت'' بھی ہے جس پر جدید تصورِ قومیت کی اساس قائم ہے۔ علامہ اقبالؒ نے نہ صرف تہذیبِ حاضر کی فکری وفلسفیانہ اساسات کا گہرا مطالعہ کیا تھا بلکہ اس کے ثمرات و نتائج کا براہِ راست مشاہدہ بھی کیا تھا اور اس میں شرک کی آمیزش کو بھانپ لیا تھا، لہٰذا ببانگ دہل اس کا اعلان بھی فرمایا۔

اس دور میں مے اور ہے جام اور ہے جم اور
ساقی نے بنا کی روشِ لطف و ستم اور
مسلم نے بھی تعمیر کیا اپنا حرم اور
تہذیب کے آزر نے ترشوائے صنم اور
ان تازہ خداؤں میں بڑا سب سے وطن ہے
جو پیرہن اس کا ہے وہ مذہب کا کفن ہے

علامہ نے یہ وضاحت بھی فرما دی کہ نبی کریم ﷺ نے جہاں وطن کی محبت کو جزوِ ایمان قرار دیا ہے تو وہاں وطن سے مراد کچھ اور ہے اور جدید عمرانی نظریات میں ''وطنیت'' کا مفہوم کچھ اور ہے۔

گفتارِ سیاست میں وطن اور ہی کچھ ہے
ارشادِ نبوت میں وطن اور ہی کچھ ہے

غور کرنے سے یہ حقیقت کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ ہر معبود کے لیے ایک نماز ہوتی ہے اور ہر بت کے لئے ڈنڈوت کی جاتی ہے، جن میں اُس معبود کی عظمت کے گیت گائے جاتے ہیں۔ معبودِ برحق سبحانہ وتعالیٰ کے لیے بھی اُس کا ترانۂ حمد سورۃ الفاتحہ نماز کا جزو لاینفک ہے اور نماز ہی میں قیام اور رکوع و سجود بھی ہیں۔ عہدِ حاضر کے مذہب وطنیت میں ''وطن دیوتا'' کے لئے بھی قومی ترانے ایجاد کیے گئے ہیں جس میں اُس کی عظمت وتقدس کے راگ الاپے جاتے ہیں، تعظیماً کھڑے ہونے اور وطن کی عظمت کے نشان کے طور پر قومی پرچم کو سلامی دینے کے مراسم کی طرح نو ڈالی گئی ہے۔ ہمارے ہاں اکثر علماء قبر پرستی کے خلاف تو تقریریں کرتے ہیں مگر وہ اس شرک کو نہیں پہچان سکے اور نہ ہی اس نئے دیوتا کے مراسمِ عبودیت پر اُن کی رگِ توحید پھڑکی۔ البتہ یہ بات سامنے رہے کہ اگرچہ قومی ترانے کے دوران قیام اور قومی پرچم کو سلامی میں شرک کا شائبہ تو موجود ہے مگر نادانستگی یا غیر شعوری طور پر ایسا کرنے والے مشرک ہرگز نہیں ہیں اور نہ ہی اُن کے خلاف شرک کا فتویٰ صادر کیا جاسکتا ہے۔

حکومت اور میڈیا سے وابستہ افراد خصوصاً ذمہ داران سے ہماری دردمندانہ درخواست ہے کہ غور کریں، امتِ مسلمہ کی موجودہ تباہ حالی کسی سے پوشیدہ نہیں۔ اسرائیل نہتے فلسطینیوں پر گزشتہ 77 سال سے اور خصوصاً پچھلے ایک سال سے جو ظلم ڈھا رہا ہے، اس کی مثال ڈھونڈے نہیں ملتی۔ اسرائیل کے ان مظالم کے خلاف کسی کو قیام کرنے کی توفیق نہیں ہوئی اور نہ ہی میڈیا والوں کی غیرت جاگی۔ اُنہیں چاہیے کہ اس پر نہ صرف رائے عامہ ہموار کریں بلکہ جو لوگ اُن مظلوموں کی دامے، درمے، قدمے، سخنے مدد کرنا چاہتے ہیں اُن کی آواز کو آگے پہنچانے کا ذریعہ بنیں، ان کو تقویت دیں اور مکمل معاونت فراہم کریں نہ کہ اُن کے راستے کی دیوار بن جائیں۔

وزیرِ اعظم صاحب نے چند روز قبل اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں اپنے خطاب میں فلسطین اور کشمیر کے حوالے سے کچھ ڈھکی چھپی اور کچھ کھلی باتیں کیں۔ کیا اُسے ہم باطل اسرائیل اور بھارت کے سامنے کھڑے ہو جانے سے تعبیر کر سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ یہی کہیں گے۔

گر گئے سجدے میں ناداں جب وقتِ قیام آیا

اس طرح کا زبانی جمع خرچ حکومتوں کے کرنے کا کام نہیں۔ حکومتیں اور مقتدر حلقے تو عملی اقدامات کے مکلف ہوتے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم باطل قوتوں کے سامنے ڈٹ کر کھڑے ہو جائیں اور دین کو قائم و نافذ کرنے کے لیے اپنا تن من دھن لگا دیں۔ پاکستان اسلام کا قلعہ بنے گا تو ہی حقیقی معنوں میں دنیا کے مظلوم مسلمانوں کا مقدمہ لڑ سکے گا اور اُن کی عملی مدد کی جاسکے گی۔

ہمارے مسائل کا حل: فکرِ آخرت

(قرآن و حدیث کی روشنی میں)

مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی ڈیفنس، کراچی میں امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ ﷾ کے 27 ستمبر 2024ء کے خطاب جمعہ کی تلخیص

خطبہ مسنونہ اور تلاوت آیات کے بعد!

آج سورہ عبس کی آخری چند آیات کی روشنی میں ہم فکر آخرت کی یاددہانی کریں گے کیونکہ آج جو بھی ہمارے حالات ہیں، جو بھی مصائب اور مشکلات ہیں، اُس کی بنیادی وجہ آخرت کو فراموش کر دینا ہے۔ اس کے علاوہ کچھ دیگر معاملات بھی زیر بحث آئیں گے جن میں سے ایک ڈاکٹر عافیہ صدیقی کا معاملہ ہے، اس حوالے سے بھی آج حکمرانوں اور ریاستی اداروں کو کچھ توجہ دلانا مقصود ہے۔ اسی طرح اسرائیل کی بڑھتی ہوئی جارحیت بھی انتہائی تشویشناک مسئلہ ہے، پھر آئی ایم ایف سے قرضہ ملنے پر ہماری حکومت اور اسٹیبلشمنٹ جس طرح خوشیاں منا رہے ہیں اس حوالے سے بھی توجہ دلانا مقصود ہے کہ اللہ اور اُس کے رسول ﷺ سے جنگ پر خوشیاں منانا کس قدر تباہ کن ہو سکتا ہے۔ تاہم ایک خوش آئند معاملہ بھی ہے کہ ڈاکٹر ذاکر نائیک حکومت کی دعوت پر پاکستان آرہے ہیں اس حوالے سے بھی چند ضروری باتیں عرض کی جائیں گی۔

فکر آخرت کی یاددہانی

آج جتنی بھی بدعملی ہے، فساد ہے، دین سے دوری ہے، دین بے زاری ہے اور جس قدر مسائل ہیں اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ہمارے دلوں میں آخرت کا یقین نہیں ہے (الا ماشاء اللہ)۔ اگر آخرت کی جوابدہی کا ہمیں یقین ہو جائے تو سارے معاملات درست ہو جائیں، یہی وجہ ہے کہ دو تہائی قرآن ہمیں فکرِ آخرت کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ ایسا ہی ایک مقام سورہ عبس کے آخر میں آتا ہے جہاں قیامت اور روزِ محشر کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔

﴿فَإِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ﴿٣٣﴾﴾ (عبس)

''تو جب وہ آ جائے گی کان پھوڑنے والی (آواز)۔''

قرآن مجید میں قیامت کے بہت سے نام بیان ہوئے ہیں، اُن میں سے ایک یہ بھی ہے۔ یعنی اُس لمحہ ایسی سخت آواز آئے گی جو کانوں کو پھوڑ دے گی۔ آج کسی گھر میں یا دکان پر خدانخواستہ سلنڈر پھٹ جائے تو کس قدر زوردار آواز آتی ہے اور کس قدر کہرام مچ جاتا ہے۔ اندازہ کیجیے کہ جب پوری زمین پر بھونچال آئے گا، پوری زمین ہلا دی جائے گی، پہاڑ روئی کے گالوں کی مانند بکھر کر اُڑ رہے ہوں گے تو اس وقت کیسی خوفناک آواز ہوگی اور اس وقت کیا کیفیت ہوگی؟ آگے فرمایا:

﴿يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ ﴿٣٤﴾ وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ ﴿٣٥﴾ وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ ﴿٣٦﴾﴾ (عبس) ''اُس دن بھاگے گا انسان اپنے بھائی سے اور اپنی ماں سے اور اپنے باپ سے اور اپنی بیوی سے اور اپنے بیٹوں سے۔''

آج انسان اپنے پیاروں کے لیے جان بھی دے دیتا ہے، اپنے بھائی بہنوں، ماں باپ، بیوی اور اولاد کے لیے لڑتا ہے، خود کو کھپاتا ہے مگر قیامت کے لمحات اس قدر وحشت ناک ہوں گے کہ انسان اپنے انہی پیاروں سے دور بھاگے گا، ہر کسی کو صرف اپنی پڑی ہوگی۔ اپنے بہن بھائی، ماں باپ، اولاد، بیوی سب کچھ بھول جائے گا۔ یہ اللہ کا کلام کہہ رہا ہے۔ سورۃ النساء میں دو مرتبہ اللہ فرماتا ہے کہ:

مرتب: ابوابراهيم

﴿وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ حَدِيثًا ﴿٨٧﴾﴾ (النساء)

''اور اللہ سے بڑھ کر اپنی بات میں سچا کون ہوگا؟''

﴿وَعْدَ اللَّهِ حَقًّا ۚ وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ قِيلًا ﴿١٢٢﴾﴾ (النساء) ''اللہ کا یہ وعدہ سچا ہے اور کون ہے جو اللہ سے بڑھ کر اپنی بات میں سچا ہو سکتا ہے؟''

آج جن محبتوں کی خاطر ہم اللہ کو بھول جاتے ہیں، اُن کی جائز اور ناجائز خواہشات اور حاجات کو پورا کرنے کے لیے اللہ کو بھی ناراض کر دیتے ہیں، اللہ سے سرکشی اور بغاوت کا راستہ اختیار کر لیتے ہیں، اللہ تعالیٰ بتا رہا ہے کہ ایسا وقت آنے والا ہے کہ انسان ان سب کو بھی بھول جائے گا اور اُسے صرف اپنی پڑی ہوگی۔ یہاں تک بھی قرآن میں بیان ہوا ہے کہ:

''اور کوئی دوست کسی دوسرے دوست کا حال نہیں پوچھے گا حالانکہ وہ انہیں دکھائے جائیں گے، مجرم چاہے گا کہ کاش اس دن کے عذاب کے بدلے میں اپنے بیٹوں کو دے دے اور اپنی بیوی اور اپنے بھائی کو اور اپنے اس کنبہ کو جو اُسے پناہ دیتا تھا اور اُن سب کو جو زمین میں ہیں پھر اپنے آپ کو بچا لے۔'' (المعارج: 10 تا 14)

لیکن یہ صرف اس کی خواہش ہوگی۔ کہا جائے گا:

''ہرگز نہیں! اب تو یہ بھڑکتی ہوئی آگ ہی ہے جو کلیجوں کو کھینچ لے گی، وہ پکارے گی ہر اُس شخص کو جس نے پیٹھ موڑ لی تھی اور رُخ پھیر لیا تھا اور جو مال جمع کرتا رہا پھر اسے سینت سینت کر رکھتا رہا۔'' (المعارج: 15 تا 18)

جن کی محبت میں اور جن کی خواہشات کو پورا کرنے کے لیے اللہ کی اطاعت سے منہ موڑ لیا، دنیا پرست بنا رہا، آخرت کی فکر نہیں کی، کل کے نتائج کو سامنے نہیں رکھا، مقصد زندگی کو فراموش کیا اور دنیوی زندگی اور آئندہ نسلوں کے لیے مال جمع کرتا رہا، اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کیا، روز قیامت ایسے شخص کے لیے جہنم کا شدید عذاب ہوگا۔ آگے فرمایا:

﴿لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ ﴿٣٧﴾﴾ (عبس) ''اُس دن ان میں سے ہر شخص کو ایسی فکر لاحق ہو گی جو اسے (ہر ایک سے) بے پروا کر دے گی۔''

ہر ایک اپنی ذاتی حیثیت میں اللہ کی عدالت میں پیش ہو گا۔ یہاں تو عدالتوں میں جو کچھ ہو رہا ہے کچھ بتانے کی ضرورت نہیں، رشوت، سفارش، دھونس، دھمکی سب کام کر جاتا ہے مگر وہاں ایک ایک عمل کا حساب خود دینا ہوگا اور جوابدہی سے بچنے کی کوئی گنجائش نہیں ہوگی۔ اس کے برعکس جن لوگوں نے دنیا میں اللہ کے احکامات کو مانا اور ان پر عمل کیا، سخت سے سخت حالات میں بھی دین سے سرکشی نہیں کی اُن کے لیے قرآن میں خوشخبری ہے:

''اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور ان کی اولاد نے بھی ان کی پیروی کی ایمان کے ساتھ، ہم ملا دیں گے ان کے ساتھ اُن کی اس اولاد کو اور ہم اُن کے عمل میں

سے کوئی کمی نہیں کریں گے۔ ہر انسان اپنی کمائی کے عوض رہن ہوگا۔" (الطور:21)

یہ وہ خاندان ہوں گے جن کے ہاں اللہ کے دین کو ہر چیز پر ترجیح حاصل ہوگی۔ آج مالی نقصان ہوگیا، بچوں کے رزلٹ میں نمبر کم آگئے، چوری ہوگئی، ڈاکہ پڑ گیا تو پریشانی ہے، ایمان لٹ رہا ہے، اللہ کا دین گھروں سے نکل رہا ہے تو اس پر بھی کوئی پریشانی ہے؟ اس کے برعکس جن لوگوں کے ہاں دین کو ہر چیز پر ترجیح حاصل ہے، دنیوی نقصان ہوتا ہے تو ہوتا رہے مگر اللہ کا حکم نہ ٹوٹے، اپنے ناراض ہوتے ہیں تو ہوتے رہیں مگر شریعت کے خلاف کوئی کام نہ ہو، ایسے لوگوں کے لیے خوشخبری ہے کہ ان کے خاندان کو اللہ تعالیٰ جنت میں دوبارہ اکٹھا کر دے گا۔ کسی کے درجات میں کمی نہیں کرے گا بلکہ جو کم درجے میں ہوں گے ان کو بھی دوسروں کے مساوی درجہ عطا فرمائے گا۔ واللہ اعلم

اس معیار پر خود کو آج اگر ہم نے پرکھنا ہے تو دن میں پانچ مرتبہ ہمارا امتحان ہو رہا ہے۔ اذان کی آواز آتی ہے، ہم میں سے کتنے لوگ اللہ کی اطاعت کے لیے کھڑے ہوتے ہیں اور نماز ادا کرتے ہیں۔ اقرار باللسان کے لحاظ سے تو ہم سب ہی مسلمان ہیں الحمدللہ، لیکن اس کے ساتھ تصدیق بالقلب بھی مطلوب ہے، ہمارا عمل بھی اس کا ثبوت پیش کر رہا ہو۔ کیا آج ہماری زندگیوں میں، ہمارے گھروں میں ایسے ایمان کی دولت ہے؟ اگر ہماری ترجیح اول اللہ کا دین ہے تو پھر تو ہم اس بشارت کی امید کر سکتے ہیں کہ جنت میں بھی ہمارا خاندان اکٹھا ہوگا۔ لیکن صورتحال اگر اس کے برعکس ہے تو پھر اپنی بھی فکر کرنی چاہیے اور اپنے گھر والوں کی بھی۔ توبہ کا دروازہ کھلا ہے، کل کے بڑے عذاب کی بجائے آج ہی رجوع کر لینا چاہیے۔ آگے فرمایا:

﴿وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ۝ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ۝﴾ (عبس) "کچھ چہرے اُس دن روشن ہوں گے۔ مسکراتے ہوئے خوش و خرم۔"

ہم دنیا میں بھی دیکھتے ہیں کہ بچوں کا رزلٹ آنے والا ہوتا ہے تو جس بچے کی کارکردگی بہتر ہوتی ہے وہ خوش ہوتا ہے لیکن جس نے تیاری اچھی نہیں کی تھی، رزلٹ کے آنے سے پہلے ہی اُس کا چہرہ بجھا ہوا ہوگا۔ اسی طرح دنیا میں جن کی ترجیح دین رہا ہوگا وہ اُس دن خوش ہوں گے اور انہیں اچھے بدلے کی امید ہوگی جبکہ دوسری طرف:

﴿وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ۝ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ۝﴾ (عبس) "اور کچھ چہرے اس دن غبار آلود ہوں گے۔ اُن پر سیاہی چھائی ہوئی ہوگی۔" (عبس)

جن لوگوں نے دنیا میں دین کو ترجیح اول نہیں بنایا، دنیا کے حصول کے پیچھے بھاگتے رہے، آج وہ مایوس ہوں گے اور انہیں اپنے انجام کا بہت خوف ہوگا۔ فرمایا:

﴿أُولَٰئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ۝﴾ (عبس)

"یہی ہوں گے وہ کافر اور فاجر لوگ۔"

اللہ تعالیٰ کے احکامات کو توڑنے والے، اللہ کے دین سے سرکشی اور بغاوت کرنے والے۔ گناہوں کی نحوست اُٹھانے والے آخر کار اس انجام بد سے دوچار ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو سرکشی سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ اُدھر یہ ذلت نہ اُٹھانی پڑے۔ آمین!

ڈاکٹر عافیہ صدیقی کا معاملہ

اللہ تعالیٰ اُن کی حفاظت فرمائے۔ اُن کی والدہ تو دعائیں کراتے کراتے دنیا سے چلی گئیں۔ اب ان کی بہن تحریک چلا رہی ہیں۔ ظاہری بات ہے کہ بہن ہی بہن کے غم کو زیادہ سمجھ سکتی ہے۔ وہ علماء کو بھی خطوط لکھتی ہیں، مذہبی جماعتوں اور تنظیموں کو بھی خطوط لکھتی ہیں، آئمہ مساجد کو بھی لکھتی ہیں، حکمرانوں کو بھی لکھتی ہیں کہ خدارا ڈاکٹر عافیہ صدیقی کی رہائی کے لیے آواز بلند کریں۔

پرویز مشرف کے دور سے اب تک ہمارے حکمرانوں نے جس بے حمیتی کا مظاہرہ کیا ہے، اس پر ہر غیرت مند مسلمان کا سر شرم سے جھک جاتا ہے۔ ریمنڈ ڈیوس کو جب امریکہ کے حوالے کیا جا رہا تھا تو اس وقت بھی بعض حلقوں کی جانب سے توجہ دلائی گئی تھی کہ کم از کم اس کے بدلے میں ڈاکٹر عافیہ صدیقی کی رہائی کا مطالبہ کیا جائے۔ مگر ہمارے حکمرانوں نے وہ موقع بھی کھو دیا۔ ڈاکٹر عافیہ صدیقی کی بہن اور جماعت اسلامی کے سابق سینیٹر مشتاق احمد اب بھی قانونی جنگ لڑ رہے ہیں، پاکستان میں بھی مقدمہ ہے اور امریکہ میں بھی مقدمہ دائر کیا ہوا ہے۔ وہ سڑکوں پر نکل کر مظاہرے بھی کر رہے ہیں اور حکمرانوں کو غیرت دلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہمارے حکمران امریکہ جا کر دوسرے معاملات پر بات کر سکتے ہیں تو انہیں ڈاکٹر عافیہ صدیقی کے حوالے سے بھی بات کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے حکمرانوں کو بھی غیرت عطا فرمائے اور قوم کے دلوں میں احساس جگائے کہ وہ قوم کی بیٹی کے لیے آواز اُٹھائے۔

اسرائیل کی مسلسل جارحیت

صہیونی ریاست کی جانب سے جارحیت کا جنون بڑھتا ہی چلا جا رہا ہے۔ گزشتہ دنوں اس نے لبنان میں سائبر دہشت گردی کے ذریعے درجنوں لوگوں کو شہید اور ہزاروں کو زخمی کر دیا۔ اس کے علاوہ اس نے لبنان پر اس قدر شدید بمباری کی ہے کہ گزشتہ تیس سالوں میں اتنا نقصان نہیں ہوا۔ امریکہ ڈنکے کی چوٹ پر اُس کی پشت پناہی کر رہا ہے۔ برطانیہ سمیت کئی یورپی ممالک اسرائیل کو اسلحہ بھیج رہے ہیں، بھارت بھی اس کی مدد کر رہا ہے۔ دوسری طرف مسلم حکمرانوں کا معاملہ یہ ہے کہ ان کو سمجھ ہی نہیں آ رہی کہ آج غزہ اور لبنان پر جنگ مسلط ہے تو کل ان کی باری بھی آئے گی۔ صہیونیوں نے تو گریٹر اسرائیل کا نقشہ بھی ظاہر کر دیا ہے جس میں مصر اور سعودی عرب کے کچھ علاقے بھی شامل ہیں، لبنان، اردن، شام، عراق بھی شامل ہیں اور ترکی کا کچھ حصہ بھی شامل ہے۔ لہٰذا عرب حکمرانوں کو بالخصوص ہوش کے ناخن لینے چاہئیں۔ اقوام متحدہ اور دیگر عالمی ادارے تو صہیونیوں کے زرخرید غلام ہیں۔ مسلمانوں کو خود اپنی بقاء اور سلامتی کے لیے کھڑا ہونا پڑے گا اور جرأت و بہادری کا مظاہرہ کرنا پڑے گا۔ ہمارے سامنے دو ہی راستے ہیں، یا تو ہم عزت کے ساتھ مقابلہ کریں یا پھر ذلت کی موت مریں۔ قتال کا راستہ ہمارے سامنے موجود ہے۔ اللہ کے دین کا تقاضا ہمارے سامنے موجود ہے۔ مگر یہ حکمرانوں کی بے غیرتی ہے کہ سب کچھ دیکھتے ہوئے بھی اسرائیل کے ساتھ سفارتی اور تجارتی تعلقات بڑھا رہے ہیں۔ مملکت خداداد پاکستان جس کو اللہ تعالیٰ نے ایٹمی صلاحیت بھی دی ہے مگر اس کی جانب سے بھی کوئی جرأت کی بات نہیں کی جاتی۔ ساری طاقت اور جرأت اپنے لوگوں کے خلاف استعمال ہو رہی ہے لیکن جہاں طاقت اور بہادری کا اظہار ہونا چاہیے وہاں نہیں ہو رہا۔

7 اکتوبر کو غزہ پر اسرائیلی جارحیت کو ایک سال ہو جائے گا۔ کوئی دن منانے کی بجائے ہمیں ہر دن اہل غزہ کی مدد کے لیے کوشاں رہنا چاہیے۔ یہ صرف اہل غزہ کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ پوری اُمت کا مسئلہ ہے۔ مسجد اقصیٰ کی حفاظت پوری اُمت مسلمہ کی ذمہ داری ہے۔ ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے کہ اس کے بس میں جو کچھ ہے وہ کرے، اہل غزہ کی مالی مدد بھی کریں، ان کے لیے آواز بھی اُٹھائیں، پُر امن جلوس نکالیں، مظاہرے کریں، اور حکمرانوں کو بھی غیرت دلائیں۔ اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے کہ "پوری اُمت جسدِ واحد کی مانند ہے، جسم کا ایک حصہ اگر تکلیف میں ہو تو سارا جسم درد محسوس کرتا ہے۔" کل ہم نے اللہ کے سامنے پیش ہونا ہے، اللہ کے رسول ﷺ کی شفاعت کا بھی سوال کرنا ہے لیکن کس منہ سے ہم سوال کریں گے۔ لہٰذا غیرت ایمانی کا تقاضا ہے کہ اہل غزہ کی ہر سطح پر مدد کی جائے۔

آئی ایم ایف کا جال

آئی ایم ایف سے 7 ارب ڈالر قرضہ منظور ہو گیا ہے اور ایک ارب کی پہلی قسط جاری ہو گئی ہے جس کی خوشی

میں ہماری حکومت اور اسٹیبلشمنٹ پھولے نہیں سما رہے۔ کس بات کی خوشی ہے؟ اپنی نسلوں کو مستقل غلام بنانے، دشمن کی ہر ناجائز شرط کو پورا کرنے، اپنی اقدار اور تہذیب کا بیڑہ غرق کرنے کی خوشی؟ قرض کے اس جال کی وجہ سے بیرونی مداخلت اس قدر بڑھ چکی ہے کہ اب وہ ہمارے صوبائی معاملات میں بھی دخل اندازی کرنے لگے ہیں۔ IMF کی شرائط مانتے مانتے ہم تباہی کے گڑھے میں دفن ہوتے جا رہے ہیں مگر افسوس کہ۔

وائے ناکامی! متاعِ کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

ٹی وی چینلز پر بیٹھ کر ہمارے تجزیہ نگار، سیاستدان اور اداروں کے لوگ اس پر خوشی کے شادیانے بجا رہے ہیں کہ قرض مل گیا۔ عقل پر ماتم کرنے کو دل چاہتا ہے۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے جنگ جاری رکھنے پر خوشیاں منائی جا رہی ہیں۔

یاد رکھئے! اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے جنگ جاری رکھ کر آپ پوری دنیا کو اپنا حمایتی بنا لیں، مگر آپ کی معیشت نہیں سنبھلے گی اور نہ ہی ملکی حالات درست ہوں گے بلکہ بتدریج ہم غلامی میں دھنستے چلے جائیں گے۔ دشمن نے عراق، لیبیا اور کئی ممالک پر جنگ مسلط کر کے ان کو تباہ کر دیا۔ پاکستان ایٹمی ملک ہے، اس پر جنگ تو مسلط نہیں کر سکتے لیکن اس کو معاشی ہتھکنڈوں کے ذریعے اس سطح پر پہنچا دیا ہے کہ ہم ایٹمی طاقت ہونے کے باوجود دشمن کے سامنے گھٹنے ٹیک دینے پر مجبور ہو چکے ہیں۔ مگر ہمارے حکمرانوں کو، ہمارے سیاستدانوں کو اور ہماری اسٹیبلشمنٹ کو یہ بات سمجھ میں نہیں آ رہی۔

یہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدے سے دیتا ہے آدمی کو نجات

اس غلامی اور معاشی بحران سے نکلنے کا واحد حل یہی ہے کہ سودی نظام کو ختم کیا جائے، عدالتی فیصلے بھی آ چکے ہیں لیکن بدقسمتی سے نہ تو ہمارے حکمران اور نہ ہی اسٹیبلشمنٹ سود کو ختم کرنے میں سنجیدہ ہے اور یہ جانتے ہوئے بھی کہ ہم پر یہ تباہی IMF کی وجہ سے آ رہی ہے، اس کے باوجود اس سے اُمید لگائے بیٹھے ہیں جبکہ صورتحال یہ ہے کہ آئی ایم ایف کی کچھ شرائط تو میڈیا رپورٹس کے ذریعے سامنے آئی ہیں لیکن بہت ساری شرائط خفیہ رکھی گئی ہیں۔ عوام کو پتہ ہی نہیں کہ ملک اور قوم کا کتنا بڑا سودا ہو چکا ہے۔ اس کے بدترین اثرات آنے والے دور میں ظاہر ہوں گے۔ ہماری نسلیں غلام بن جائیں گی مگر اس پر بھی ہمارے حکمران اور اسٹیبلشمنٹ وکٹری کا نشان بنا رہے ہیں کہ ہم نے بڑا تیر مارا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ ہمارے حکمرانوں کو ہدایت عطا فرمائے۔ آمین!

ڈاکٹر ذاکر نائیک کا دورۂ پاکستان

ڈاکٹر ذاکر نائیک حکومت پاکستان کی دعوت پر پاکستان تشریف لا رہے ہیں، یہ بہت خوشی کی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن کا دورہ بابرکت بنائے اور اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت بھی فرمائے۔ بھارت نے اسلام دشمنی کا مظاہرہ کرتے ہوئے انہیں دیس نکالا دیا۔ ملائشیا کی حکومت نے ساری دنیا کے پریشر کے باجود اُن کو شہریت بھی دی اور ان کو دین کی خدمت کے لیے سہولیات بھی فراہم کیں۔ اللہ تعالیٰ ملائشیا کے حکمرانوں کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اس سے قبل ڈاکٹر ذاکر نائیک 1991ء میں ڈاکٹر اسرار احمدؒ سے ملاقات کے لیے پاکستان تشریف لائے تھے۔ یہاں سے وہ ڈاکٹر اسرار احمدؒ کے خطبات پر مشتمل ہزاروں کیسٹس لے کر گئے تھے اور پھر پہلے بھارت میں کیبل کے ذریعے اور پھر اپنے پیس ٹی وی پر ڈاکٹر اسرار احمدؒ کے خطبات نشر کرتے رہے۔ اس وقت ڈاکٹر اسرار احمدؒ نے ان سے کہا تھا کہ اگر آپ نے دین کا کام کرنا ہے تو میڈیکل پریکٹس چھوڑ دیں اور مستقل بنیادوں پر دین کا کام کریں۔ اس کے بعد ڈاکٹر ذاکر نائیک نے میڈیکل پریکٹس چھوڑ دی اور صرف دین کی خدمت کو اپنا مشن بنا لیا۔ انہوں نے احمد دیدات صاحبؒ سے بھی استفادہ کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کی مخلصانہ جدوجہد کو قبول کیا اور پوری دنیا میں انہیں ایک مقام عطا فرمایا۔ لاکھوں لوگوں نے ان کے ذریعے اسلام قبول کیا۔

حکومتِ پاکستان سے ہم توقع رکھتے ہیں کہ ڈاکٹر ذاکر نائیک کا شایانِ شان استقبال کرے اور ان کی سکیورٹی کا اعلیٰ انتظام بھی۔ بعض حلقوں کی جانب سے ان کی مخالفت بھی سامنے آ رہی ہے جس کی وجہ شاید فرقہ واریت ہے، اللہ تعالیٰ انہیں بھی ہدایت عطا فرمائے۔ ایسے لوگوں سے گزارش ہے کہ وہ اپنا دل بڑا کریں۔ ایک مسلمان کی حیثیت سے ڈاکٹر صاحب کا استقبال کریں۔ ڈاکٹر ذاکر نائیک صاحب سے بھی ہم گزارش کریں گے کہ تقابلِ ادیان اور عالمی حالات پر گفتگو تک خود کو محدود رکھیں۔ خاص طور پر فقہی اور اختلافی امور پر گفتگو سے پرہیز کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کا آنا مبارک فرمائے اور ہم سب کو دین کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

❁❁❁

گوشۂ انسدادِ سود

وفاقی شرعی عدالت کے 14 سوال اور ان کے جوابات

(گزشتہ سے پیوستہ)

امام ابن جریر طبریؒ نے یہاں عکرمہؒ سے یہ روایت بھی نقل کی ہے:

کانوا یأخذون الربا علی بنی المغیرة یزعمون أنهم مسعود وعبد یالیل وحبیب وربیعة بنو عمرو بن عمیر' فهم الذین کان لهم الربا علی بنی المغیرة ' فأسلم عبد یالیل و حبیب وربیعة وهلال ومسعود۔ (جامع البیان: ج۳'ص۱۵۷)

''وہ یہ گمان کرتے تھے کہ مسعود' عبد یالیل' حبیب اور ربیعہ بنی عمرو بن عمیر' بنو مغیرہ کی ذمہ داری پر سود لیتے تھے۔ پس یہ وہ لوگ تھے جن کا بنی مغیرہ پر سود ہوتا تھا۔ پھر عبد یالیل' حبیب' ربیعہ' ہلال اور مسعود نے اسلام قبول کر لیا۔''

پہلی روایت میں واضح طور پر مذکور ہے کہ سود کی حرمت کا قطعی حکم آنے سے پہلے لوگ سودی کاروبار کرتے تھے اور یہاں سودی کاروبار سے مراد تجارتی قرضوں پر سود کا لین دین ہی ہے۔ مؤخر الذکر تینوں روایات سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ان کے مابین قرضوں کا لین دین تجارتی نوعیت کا تھا' کیونکہ صرفی قرضوں میں باہم تبادلہ ممکن نہیں ہوتا۔ اور ایک دوسرے کے ذمے مالِ کثیر ہونا یہی دلالت کرتا ہے کہ یہ قرضے تجارتی مقاصد کے لیے حاصل کیے گئے تھے' ورنہ ذاتی ضروریات کے لیے بڑے قرضے حاصل کرنے کی کوئی تک نہیں بنتی۔ پھر قرضوں کے اس لین دین میں جن شخصیات کے نام لیے گئے ہیں وہ بنوثقیف اور طائف کے سرداروں میں سے ہیں جن کے بارے میں یہ گمان کرنا ہی محال ہے کہ وہ ذاتی ضروریات کے لیے قرض لیتے تھے۔ (جاری ہے)

بحوالہ: ''انسدادِ سود کا مقدمہ اور وفاقی شرعی عدالت کے 14 سوال'' از حافظ عاطف وحید

آہ! فیڈرل شریعت کورٹ کے سود کے خلاف فیصلہ کو 895 دن گزر چکے!

7 اکتوبر: تاریخ کا رخ موڑ دینے والا دن

ایوب بیگ مرزا

مشرق وسطیٰ میں جو آتشِ جنگ کا لاوا بھڑکتا چلا جارہا ہے اس کی اصل ذمہ دار اور مجرم تو وہ ناجائز اسرائیلی ریاست ہے جس پر صہیونی حکومت مسلط ہے۔ انسانیت سے عاری وحشی حکومت درندگی کا مظاہرہ کر رہی ہے اور دنیا کو عالمی جنگ کی طرف دھکیل رہی ہے۔ یوں تو یہودیوں کی تاریخ بھی چند ادوار کو چھوڑ کر سازشوں کا پلندہ ہے اور بدترین دہشت گردی سے اٹی ہوئی ہے، یہاں تک کہ انبیاء کو بھی ناحق قتل کردیتے جس پر یہ امتِ مسلمہ کے منصب سے معزول کردیئے گئے۔ لیکن اُنیسویں صدی کے اواخر میں جب صہیونیت کا گھن لگا تب انہوں نے دنیا میں شیطان کے ایلچی اور ٹاؤٹ کا رول مکمل طور پر ادا کرنا شروع کر دیا۔ یہی وجہ ہے کہ پرانی سوچ کے یہودی جو کافی تعداد میں ہیں ان صہیونیوں کی سیاست اور عسکریت کی شدید مخالفت کرتے ہیں۔

ندائے خلافت کے قاریوں کی اکثریت تو جانتی ہوگی کہ صہیونیت کیا ہے اور اس کا روگ انسانیت کو کب اور کیسے لگا؟ لیکن کچھ لوگوں کو اس حوالے سے آگاہ کرنے کی ضرورت ہے۔ صہیونیت (Zionism) ایک سیاسی اور قومی تحریک ہے جس کا مقصد یہودیوں کے لیے الگ قومی وطن کا قیام اور تحفظ تھا۔ یہ تحریک انیسویں صدی کے آخر میں شروع ہوئی اور اس کا بنیادی مقصد فلسطین کی سرزمین پر یہودی ریاست کا قیام تھا جو کہ قدیم اسرائیل کی سرزمین بتلائی جاتی ہے۔ صہیونیت کا مقصد یہ بتایا گیا کہ یہودیوں کو اپنے خود مختار وطن میں بسایا جائے تاکہ وہ مذہبی، ثقافتی اور قومی لحاظ سے آزاد زندگی بسر کرسکیں۔ یہ تحریک تھیوڈور ہرزل کی قیادت میں سامنے آئی جس نے 1897ء میں پہلی صہیونی کانگرس کی صدارت کی اور یہودی ریاست (Der Judenstatt) کے عنوان سے کتاب لکھی۔ صہیونیت نے بعدازاں 1948ء میں اسرائیلی ریاست کے قیام کی صورت میں اپنے بنیادی ہدف کو حاصل کیا۔ اس تحریک کے کئی گوشے ہیں جن میں سیاسی، مذہبی اور ثقافتی صہیونیت شامل ہے۔ اسرائیل کی سرحدیں مصر، شام اور اردن سے ملتی ہیں، لیکن آبادی کے لحاظ سے اسرائیل لاہور سے بھی چھوٹا ہے اور اُس میں بھی 18% مسلم آبادی ہے۔ سلطنت عثمانیہ میں یہودی، عیسائی اور مسلمان وہاں پُرامن زندگی گزار رہے تھے۔ مذہبی منافرت نہیں تھی۔ پہلی صہیونی کانگرس کے فوراً بعد ہی اس ریاست کے قیام کے لیے سازشوں کا جال بچھایا جانے لگا۔ عثمانی خلیفہ سے بھی اجازت مانگی گئی کہ یہودیوں کو فلسطین میں آباد ہونے کی اجازت دی جائے۔ لیکن اُنہوں نے واضح کردیا کہ میں یہودیوں کو فلسطین میں ایک انچ زمین نہیں دے سکتا۔ اس پر عربوں کو قومیت اور آزادی کے نام پر ترکوں کے خلاف اُکسایا گیا۔ پہلی عالمی جنگ کے دوران ہی وہ علاقے جو اب سعودی عرب اور اردن کہلاتے ہیں، وہاں گوریلا جنگ نما آزادی کی جنگ شروع کروادی گئی۔ عربوں کے قبائلی لشکر ترتیب دیئے گئے۔ ان کی تربیت، تنظیم، رہنمائی اور اسلحہ بندی میں برطانیہ نے کلیدی رول ادا کیا۔ مغربی ممالک کی مدد سے عرب کے حصے بخرے کیے گئے اور توڑ پھوڑ سے نئی سرحدی حدود وضع کرکے کئی ملک بنادیئے گئے۔

1948ء کی جنگ کے بعد آٹھ لاکھ کے قریب فلسطینیوں نے لبنان سمیت کئی ہمسایہ ممالک میں پناہ لی اور فلسطینی تحریک مزاحمت شروع کی ہمسایہ ممالک سے اسرائیل پر حملے کیے جاتے تھے۔ 1967ء میں عرب اسرائیل جنگ ہوئی جس میں عرب اپنی بزدلی اور نااہلی کی وجہ سے بُری طرح شکست کھا گئے۔ مصر صحرائے سینا اور شام گولان کی پہاڑیاں کھو بیٹھا۔ اب عربوں پر اسرائیل کی دھاک بیٹھ گئی۔ فلسطینیوں کی مزاحمتی کارروائیاں اب عربوں کو کھلنے لگیں۔ اردن کے شاہ حسین نے ان فلسطینی جنگجوؤں کے خلاف اقدام کا فیصلہ کیا۔ بدقسمتی سے پاکستان کے ایک بڑے فوجی افسر کی اردن نے خدمات حاصل کیں جنہوں نے اپنے فلسطینی بھائیوں پر ظلم وستم کے پہاڑ ڈھائے۔ یہ فوجی افسر بعدازاں پاکستان کے چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر بنے۔ 1973ء کی جنگ میں عربوں خاص طور پر مصریوں نے بزدلی کے تمام طعنے مٹا دیئے۔ اسرائیل تباہ وبرباد ہونے کے قریب تھا کہ امریکہ براہِ راست جنگ میں کود گیا اور مصر کی فتح کو شکست میں تبدیل کر دیا۔ اس پر مصر کے سابق صدر انور سادات نے کہا کہ ہم اسرائیل سے لڑ سکتے ہیں امریکہ سے نہیں لڑ سکتے، لہٰذا مصر بُری طرح سرنڈر کر گیا۔ اسرائیل سے صحرائے سینا کو واپس لینے کے لیے اُس کی حیثیت کو تسلیم کر لیا۔ وہ دن اور آج کا دن، اسرائیل ایک جارح کی حیثیت سے بڑھتا چلا آ رہا ہے اور عرب خوفزدہ ہو کر پسپا ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ متحدہ عرب امارات نے تو اسرائیل کے سامنے مکمل طور پر سرِ تسلیم خم کر دیا ہے۔

ستمبر 2023ء میں نیتن یاہو نے اقوام متحدہ میں غیر معمولی اہمیت کی حامل ایک تقریر کی اور کچھ نقشے پیش کیے۔ نیتن یاہو روزِ اوّل سے ہر زہریلے صہیونی کی طرح فلسطینی مسلمانوں، عربوں اور دنیا بھر کے دیگر مسلمانوں کے خلاف اسی ترتیب سے زہر فشانی میں خاص مہارت رکھتا ہے۔ 2023ء کے نقشوں کے ذریعے اپنا ہدف بھی واضح کر دیا اور دنیا کو وارننگ بھی دے دی۔ نیتن یاہو کے پیش کردہ نقشوں میں فلسطین غائب تھا۔ گویا اسرائیل 7 اکتوبر سے قبل ہی فلسطینی مسلمانوں کی نسل کشی کا منصوبہ بنا چکا تھا۔ پھر انڈیا مڈل ایسٹ اکنامک کاریڈور (IMEC) کی باقاعدہ نقاب کشائی کی۔ بھارت سے شروع ہوکر، متحدہ عرب امارات اور سعودی عرب سے گزرتے ہوئے مقبوضہ فلسطین کی بندرگاہ حیفہ پر آن رکنے والے اس تجارتی منصوبہ جو بالآخر حیفہ کو یورپ سے جوڑتا تھا، اُس کی تفصیلات پیش کیں۔ بہرحال اس میں اُس کا مذموم اور ناپاک منصوبہ بھی پنہاں تھا اور دنیا بھر کے لیے ایک پیغام بھی تھا کہ اب اسرائیل کے راستے کی رکاوٹ بننے کی کوشش نہ کرنا۔ صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ اب وہ عربوں کو امن کی مار دینے کے موڈ میں ہے اور اُنہیں سمجھا رہا ہے کہ تمہارے پاس کوئی آپشن نہیں سوائے اس کے کہ جس طرح کا اور جس انداز کا اور جس قیمت پر میں تمہیں امن بخش رہا ہوں، اُس کو غنیمت جان لو اور اُسے قبول کرو۔ تمہارا زندہ رہنا اسی صورت میں ممکن ہے کہ اسرائیل کے آگے سرنڈر کر جاؤ۔

راقم کی رائے میں جو صورتِ حال نظر آ رہی تھی اُس کے مطابق سعودی عرب کسی قیمت پر اسرائیل کو ناراض کرتا نظر نہیں آ رہا تھا۔ صرف دبی زبان سے دو ریاستی فارمولے کی خواہش ظاہر ہو رہی تھی۔ پھر جو حالات سامنے

نظر آئے تو اُن کی بنیاد پر کوئی صد فی صد اور حتمی بات کہنا تو مشکل ہے کہ کیا ہونے جا رہا تھا۔ لیکن ایک صحافی کی حیثیت سے راقم ڈاٹس کو جوڑ کر کوئی نتیجہ اخذ کرنے کی کوشش کرے تو وہ کچھ یوں دکھائی دیتا تھا کہ سعودی عرب تو اسرائیل کو تسلیم کیا ہی چاہتا تھا۔ لیکن عوامی رِدّعمل سے بچنے اور اُس کو دوسرا رخ دینے کے لیے اُس کی خواہش تھی کہ کچھ دوسرے ممالک بھی اسرائیل کو تسلیم کر لیں اور غیر عرب ممالک میں ایٹمی صلاحیت رکھنے والا پاکستان بھی تسلیم کرے تو پھر اُسے عوامی ردِّعمل کو سنبھالنے میں آسانی ہوگی۔ کاغذی اور ذہنی تیاری ہو چکی تھی۔ سوچنے کا مقام ہے کہ آخر سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات کس چیز کے صلے میں پاکستان کو 25، 25 ارب ڈالر دے رہے تھے۔ اسرائیل کے پیش کردہ امن فارمولے کا عملی طور پر آغاز ہوا ہی چاہتا تھا، سعودی عرب اور اسرائیل کے حکمران مصافحے کے لیے ہاتھ اتنے آگے بڑھا چکے تھے کہ انگلیاں ایک دوسرے کو چھو جانے والی تھیں اور وہ ایک دوسرے سے بغل گیر ہونے اور معانقہ کرنے کو تھے کہ 7 اکتوبر 2023ء کو حماس نے اسرائیل پر قیامت ڈھا دی۔ تمام منصوبے خاک میں مل گئے۔ صرف عرب عوام ہی نے نہیں بلکہ دوسرے مسلمان ممالک کی عوام نے بھی حماس کے لیے محبت اور جوش وجذبے کا اظہار کیا۔ سب کو معلوم تھا کہ اسرائیل کی طرف سے کتنا شدید اور ظالمانہ ردِّعمل آئے گا لیکن عوام کے تیور ظاہر کر رہے تھے کہ وہ اسے خاطر میں نہیں لائیں گے البتہ اسرائیل کا ردِّعمل ان خدشات سے بھی بہت بڑھ کر تھا اور جو کچھ اسرائیل نے کیا اُسے انسانوں کا عمل نہیں کہا جا سکتا۔ کسی بھی لکھاری کے لیے ان وحشیانہ اقدامات کے لیے الفاظ نہیں ہوں گے۔ تاک تاک کر بچوں، عورتوں اور بوڑھوں کو نشانہ بنایا گیا، ہسپتالوں پر بمباری کی گئی، متاثرین تک راشن اور دوائیاں نہ پہنچنے دی گئیں۔ تُف ہے اُن مسلمان ممالک پر بھی جنہوں نے اسرائیل کے خوف سے غزہ جانے والے تمام راستے مسدود کر دیے۔ بچے بلک بلک کر روتے رہے کوئی اُن کے منہ میں پانی کی بوند ٹپکانے کی جرأت نہیں کر رہا تھا۔ راقم کا قلم اِن مصائب اور تکالیف کا ہرگز احاطہ نہیں کر سکتا جو اہل غزہ پر برس رہی تھیں۔ لیکن سلام ہے اور پھر سلام ہے اہل غزہ کی جرأت مندانہ سوچ پر کہ کسی ایک شخص نے بھی یہ نہیں کہا کہ حماس نے اسرائیل پر حملہ کر کے ہمیں مصیبت اور پریشانی میں ڈال دیا ہے۔ اُنہوں نے اپنے زخموں کی وجہ سے چیخ و پکار تو کی لیکن کسی ایک شخص نے حماس کو موردِ الزام نہ ٹھہرایا۔ البتہ، ہمارے پاکستان میں ایسے دانشوروں کی کمی نہیں تھی جنہوں نے اس رائے کا اظہار کیا کہ حماس نے حملہ کر کے اسرائیل کو موقع فراہم کر دیا کہ وہ مسلمانوں کے خون کی ندیاں بہا دے۔ اگر نیتن یاہو امن کی بات کر رہا تھا تو عربوں کو اُس کا ہاتھ جھٹکنا نہیں چاہیے تھا۔ آہ افسوس! درحقیقت یہ لوگ یہودیوں کی تاریخ سے واقف نہیں جو انبیاءؑ کو بھی قتل کرنے سے گریز نہیں کرتے تھے جبکہ اسرائیل تو اس وقت صہیونیوں کے زیر تسلط ہے جو اپنی زہرناکی میں انسانی تاریخ میں کوئی ثانی نہیں رکھتے۔ اصل بات یہ ہے کہ کبھی آزادی بھی خون دیئے بغیر ملی ہے؟ آزادی کبھی پلیٹ میں رکھ کر پیش نہیں کی جاتی۔ آزادی کے لیے خون کا نذرانہ پیش کرنا ناگزیر ہے۔ ہمیں یہ جان لینا چاہیے کہ نیتن یاہو کا منصوبہ یہ تھا کہ دشمن اگر گڑ دینے سے مرتا ہے تو لاٹھی استعمال کرنے کی ضرورت کیا ہے۔ اُس میں تھوڑا ہی سہی کچھ نہ کچھ اپنا نقصان بھی ہو جائے گا۔ اب آگے بڑھنے سے پہلے یہ سمجھنا چاہیے کہ اگرچہ حماس کے 7 اکتوبر کے حملے سے اہلِ غزہ اور دوسرے فلسطینیوں کا بہت زیادہ جانی اور مالی نقصان ہوا ہے۔ اس کا اعتراف تو کرنا ہوگا۔ لیکن یہ بھی تو ہے کہ اسرائیل کے آگے یوں سرنڈر کرنے سے بچ گئے۔ وہ یہودی جو ہر وقت مظلومیت کا اوڑھنا اوڑھے رکھتے تھے، آج دنیا کی نظر میں انتہائی ظالم اور جابر قوم ہے۔ اُس کا امیج بُری طرح تباہ ہوا ہے۔ اُس کی معیشت ڈگمگا رہی ہے۔ عربوں کے اگر ہزاروں شہید ہو رہے ہیں تو یہودی بھی جہنم واصل ہو رہے ہیں۔ عرب مشرقِ وسطیٰ میں کروڑوں کی تعداد میں ہیں لیکن یہودیوں کی آبادی بہت کم ہے، وہ جلد آبادی کی کمی کا بُری طرح شکار ہو جائیں گے۔ عرب حکمران اگرچہ خوف کا شکار ہیں لیکن عوام میں جذبہ زندہ ہو رہا ہے۔ اسرائیل سمجھتا ہے فلاں فلاں عربوں کا لیڈر اگر ختم ہو جائے تو وہ محفوظ ہو جائے گا۔ راقم پورے یقین سے کہہ سکتا ہے کہ جوں جوں وہ اہم شخصیات کو شہید کر رہا ہے وہ مزید غیر محفوظ ہوتا جا رہا ہے۔ حماس کے سربراہ ہنیہ کو شہید کیا تو اُس کی جگہ یحییٰ السنوار نے لے لی جو غزہ کی جنگ کا اصل ماسٹر مائنڈ ہے اور اسرائیل کو ٹف ٹائم دینے کی زیادہ صلاحیت رکھتا ہے۔ اسرائیل سمجھتا ہے کہ اگر اُس نے جنگ مزید علاقوں میں پھیلا دی تو وہ جنگ میں کامیابیاں حاصل کرتا چلا جائے گا۔ لہٰذا اُس نے لبنان پر حملے کرنا شروع کر دیئے اور حزب اللہ کے سربراہ حسن نصر اللہ پر ایسی ہلاکت خیز بمباری کی کہ وہ جاں بحق ہو گئے۔ جن کا بیٹا ہادی نصر اللہ 1997ء میں 18 سال کی عمر میں جنوبی لبنان میں مزاحمت کرتا ہوا جان سے گیا تھا۔ حسن نصر اللہ کی جگہ اب نعیم قاسم حزب اللہ کے سربراہ بن گئے ہیں، جن کی مشہور زمانہ کتاب ’’حزب اللہ‘‘ ایک معرکتہ الاراء کتاب ہے۔ وہ اسرائیل کے بارے میں زیادہ سخت مؤقف رکھتے ہیں۔ وہ اسرائیل کے خلاف فدائی حملوں کو موثر ترین ہتھیار سمجھتے ہیں۔ لہٰذا ایسا کوئی امکان نہیں کہ ہنیہ اور نصر اللہ کی شہادت سے مزاحمت ختم ہو جائے گی۔ البتہ دشمن کی طاقت سے انکار کرنا بھی حماقت ہوگی اور یہ مبالغہ نہیں ہے کہ امریکہ واشنگٹن سے زیادہ تل ابیب کی فکر رکھتا ہے۔ لہٰذا امریکہ نے بحیرہ احمر میں اپنے بحری جنگی جہاز بھیج دیئے ہیں۔ نیتن یاہو کے جنگی عزائم یہ ہیں کہ دریائے اُردن کے مغربی کنارے میں آباد فلسطینیوں کو اُردن میں دھکیل کر مغربی کنارے کو اسرائیل میں ضم کر لیا جائے اور غزہ کے فلسطینیوں کو مصر میں دھکیل کر غزہ میں یہودی بستیاں آباد کی جائیں۔ اطلاعات کے مطابق اس منصوبے کو امریکی حمایت حاصل ہے۔ بحرین، سعودی عرب، مصر، عرب امارات اور مراکش جو امریکہ اور اسرائیل دونوں کے قریب ہیں۔ ان کی امریکی وزیر خارجہ بلنکن نے اس منصوبے پر حمایت حاصل کرنے کے لیے زبردست کوشش کی ہے لیکن یہ کوششیں فی الحال ناکام نظر آتی ہیں۔ بہرحال مسلمان حکمرانوں خاص طور پر عربوں کو سوچنا چاہیے کہ کیا یہ ممکن ہے کہ وہ گریٹر اسرائیل کے راستے کی رکاوٹ نہ بن کر زندہ رہ سکتے ہیں۔

راقم کی رائے میں یہ کسی طرح ممکن نہیں تو پھر جب مرنا ہی ٹھہرا تو پھر تیرے در پہ ہی سر پٹخ کر کیوں نہ مریں۔ اُنہیں ٹیپو سلطان کا یہ ایمان افروز نعرہ کسی صورت نہیں بھولنا چاہیے کہ شیر کی ایک دن کی زندگی گیڈر کی سو سالہ زندگی سے بہتر ہے۔ یہ تحریر اپنے اختتام کو پہنچ رہی تھی کہ ایران نے اسرائیل پر سینکڑوں میزائل داغ دیئے۔ اسرائیل کے نقصانات کی ابھی صحیح اطلاع نہیں ہے۔ اس جوابی کارروائی سے جنگ مزید پھیل سکتی ہے لیکن یہ حملہ ناگزیر تھا۔ کوئی تو اسرائیل کے راستے میں رکاوٹ بنے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں میں جذبۂ ایمانی بیدار کرے اور حکمران اقتدار ہی نہیں زندگی کی اس حقیقت کو بھی سمجھیں کہ اس دنیا میں کچھ بھی ہمیشہ ہمیشہ کے لیے نہیں ہے۔ ❀❀❀

غزہ کے مجاہدین اہل قرآن اور اہل ایمان ہیں۔ ان کے شب و روز قیام اللیل اور جہاد میں گزرتے ہیں: ڈاکٹر خالد قدومی

فلسطینی جس جذبہ کے ساتھ مسجد اقصیٰ کی حفاظت کی جنگ لڑ رہے ہیں، اُس جذبہ کو شکست نہیں دی جا سکتی: خورشید انجم

مسلمانوں کو یہ حقیقت سمجھ لینی چاہیے کہ انہیں اپنے حقوق اور دفاع کے لیے خود ہی کھڑا ہونا ہوگا: ڈاکٹر فرید احمد پراچہ

میزبان: وسیم احمد

''غزہ پر اسرائیلی جارحیت کا ایک سال'' کے موضوع پر

حالات حاضرہ کے منفرد پروگرام ''زمانہ گواہ ہے'' میں معروف دانشوروں اور تجزیہ نگاروں کا اظہار خیال

سوال: سات اکتوبر 2023ء کو غزہ کے مجاہدین نے اسرائیل کے خلاف طوفان الاقصیٰ آپریشن شروع کیا۔ اس کے بعد سے اسرائیل کی غزہ پر مسلسل بمباری اور بدترین درندگی جاری ہے اور اب تو لبنان اور یمن پر بھی حملے شروع کر دیئے ہیں۔ گزشتہ ایک سال کے حالات و واقعات پر آپ کیا تبصرہ فرمائیں گے؟

ڈاکٹر خالد قدومی: طوفان الاقصیٰ شروع ہونے سے ٹھیک دو ہفتے پہلے مجرم نیتن یاہو اقوام متحدہ میں نئی تجارتی گزرگاہ کا نقشہ دکھا رہا تھا جو کہ ممبئی سے شروع ہو کر عمان اور سعودی عرب سے ہوتی ہوئی اسرائیل کے راستے یورپ تک جائے گی اور اس کے راستہ میں غزہ آرہا تھا جس کو مٹانا مقصود تھا۔ یہ سارا پلان اوسلو معاہدہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے بنایا گیا اور اس کے مطابق وہ فلسطینیوں کو اسرائیل سے ختم کرنا چاہتے ہیں۔ اسی طرح مارچ 2023ء میں اسرائیل کے وزیر خزانہ نے گریٹر اسرائیل کا نقشہ دکھایا جس میں اردن، لبنان، عراق اور شام بھی شامل ہیں اور سعودی عرب کا شمالی علاقہ بھی شامل ہے۔ اس سے آپ اندازہ لگالیں کہ حالات کس طرف جارہے تھے اور ان حالات میں کوئی سفارتی یا سیاسی حل موجود نہیں تھا سوائے اس کے کہ طوفان الاقصیٰ آپریشن شروع کیا جاتا جو حماس نے شروع کیا اور یہ آپریشن ایسا نہیں ہے کہ آپ گولیاں چلائیں اور جب گولیاں ختم ہو جائیں تو واپس چلے جائیں بلکہ یہ مسلسل جنگ ہے اور یہ جنگ اس وقت تک جاری رہے گی جب تک کہ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام آکر مسیح دجال کو ختم نہ کردیں۔ مومنین کے سامنے احادیث بھی موجود ہیں اور ان کا نصب العین بھی واضح ہے۔ طوفان الاقصیٰ کے بعد دنیا میں بہت تبدیلی آئی ہے۔ فلسطینیوں کو اخلاقی اور سفارتی فتح حاصل ہوئی ہے جبکہ اسرائیل کی اخلاقی شکست ہوئی ہے۔ آپ نے دیکھا کیمبرج، آکسفورڈ اور دنیا بھر کی یونیورسٹیوں میں فلسطینیوں کے حق میں مظاہرے ہورہے ہیں جبکہ اسرائیل کی ہر جگہ مخالفت ہورہی ہے۔ اب صورتحال یہ ہے خود اسرائیل کے عوام صہیونی حکومت کے خلاف ہوگئے ہیں اور وہ بہت بڑی پریشانی کا شکار ہیں۔

سوال: 7 اکتوبر 2023ء کو طوفان الاقصیٰ برپا کرکے فلسطینی مجاہدین نے کچھ سٹریٹجک فائدے بھی حاصل کیے ہیں؟

فرید احمد پراچہ: 7 اکتوبر 2023ء سے حماس نے طوفان الاقصیٰ کے نام سے جو جہاد شروع کیا ہے اس کی سٹریٹجک کامیابیاں بہت زیادہ ہیں۔ اس ایک سال میں اسرائیل نے اہل غزہ پر جو مظالم ڈھائے ہیں انسان ان کا

مرتب: محمد رفیق چودھری

تصور کرکے کانپ اُٹھتا ہے۔ غزہ کو کھنڈر بنا دیا گیا، مساجد شہید کی گئیں، مدارس، ہسپتال، سکول تباہ کر دیے، حتیٰ کہ ڈسپنسریاں اور ایمبولنس سروسز ختم ہوگئیں، پانی ختم ہوگیا، خوراک ختم ہوگئی لیکن اس کے باوجود اسرائیل کی بے بسی دنیا پہ واضح ہوگئی۔ اس کا دعویٰ تھا کہ حماس کو ختم کردیں گے لیکن الحمد للہ حماس تو موجود ہے۔ جو اپنے آپ کو ناقابل شکست کہتا تھا اور دنیا کی چوتھی بڑی فوج کا مالک تھا مگر ایک سال میں وہ اپنا ہدف حاصل نہیں کرسکا۔ اسی طرح اسرائیل کا دعویٰ تھا کہ ہم فلسطین کا مسئلہ ہمیشہ کے لیے ختم کردیں گے لیکن وہ پہلے سے زیادہ اُجاگر ہوگیا ہے۔ کئی ممالک جو پہلے فلسطین کو تسلیم نہیں کرتے تھے انہوں نے بھی تسلیم کرلیا اور مسئلہ فلسطین عالمی ایجنڈے میں سرفہرست آگیا۔ یورپ اور امریکہ کی یونیورسٹیوں میں کیمپ لگ گئے، لاکھوں کی تعداد میں لوگ سڑکوں پر نکلے۔ اسی طرح وہ یہودی بھی جو صہیونی نہیں ہیں انہوں نے بھی اسرائیل اور نیتن یاہو کے خلاف بڑے بڑے مظاہرے کیے۔ یہ واضح طور پر اسرائیل کی شکست تھی۔ پھر یہ کہ وہ اپنے قیدیوں کو حماس سے رہا نہیں کروا سکا۔ اسی طرح جو مسلم ممالک اسرائیل کے ساتھ محبت کی پینگیں بڑھا رہے تھے، اُن کو بھی اسرائیل کے خلاف بیانات دینے پڑے۔ ان ساری ناکامیوں کے بعد اب اسرائیل دنیا میں ایک وحشی درندے کے طور پر پہچانا جا رہا ہے۔ یہ حماس کی سٹریٹجک کامیابی ہے۔ آج دنیا پر یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ اسرائیل ایک ناجائز ریاست ہے۔ عالمی عدالت انصاف نے بھی اس کے خلاف فیصلہ دے دیا ہے۔ ان شاء اللہ یہ کامیابیاں اسی طرف آگے بڑھ رہی ہیں کہ پتھر اور جھاڑیاں بھی یہودیوں کے خلاف گواہی دیں گی۔

سوال: گزشتہ ایک سال کے دوران غزہ کے مظلوم و محصور مسلمانوں نے اسرائیلی درندگی کے خلاف اور مسجد اقصیٰ کی حفاظت کے لیے بڑے پیمانے پر قربانیاں پیش کی ہیں۔ فلسطینی مجاہدین کب تک صہیونی درندگی کا مقابلہ کر پائیں گے؟

خورشید انجم: اصل بات یہ ہے کہ فلسطینی ایک عظیم مقصد کے لیے لڑ رہے ہیں لہٰذا ان میں جو جذبہ ہے اس کو شکست نہیں دی جاسکتی۔

شہادت ہے مطلوب و مقصود مومن
نہ مال غنیمت نہ کشور کشائی

اب تک 45 ہزار کے قریب فلسطینی شہید ہو چکے ہیں جن میں 17 ہزار بچے ہیں، ہسپتالوں کا پورا انفراسٹرکچر تباہ ہوچکا ہے۔ ایک لاکھ کے قریب زخمیوں کے علاج کے لیے سہولیات میسر نہیں ہیں لیکن اس کے باوجود وہ مقابلہ کر رہے ہیں اور ابھی تک کسی ایک فلسطینی نے بھی نہیں کہا کہ حماس نے ہمیں کس مصیبت میں ڈال دیا بلکہ ان کے جذبے جوان ہیں۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم آخری دم تک لڑیں گے، آخری شخص تک لڑیں گے۔

سوال: گزشتہ ایک سال کے دوران غزہ کے مظلوم محصور مسلمانوں نے اسرائیلی درندگی کے خلاف اور مسجد اقصیٰ کی حفاظت کے لیے بڑے پیمانے پر قربانیاں پیش کیں ہیں اور قرون اولیٰ کی یاد تازہ کر دی ہے۔ مسجد الاقصیٰ کے ان ہیروز کے بارے میں آپ کیا کہیں گے؟

ڈاکٹر خالد قدومی: یہ اہلِ قرآن اور اہلِ ایمان لوگ ہیں۔ ان کی تربیت قرآن، قیام اللیل اور تہجد کے ذریعے ہوئی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہم نے تعلیم پر بھی بہت زور دیا ہے۔ 95 فیصد فلسطینی تعلیم یافتہ ہیں۔ کیونکہ تعلیم واحد ہتھیار ہے جو ہمیں جدید ٹیکنالوجی کے دور میں لڑنا سکھاتا ہے۔ آپ دیکھ لیں سائبر حملوں میں اسرائیل غزہ کے مسلمانوں کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ الحمدللہ ہم صرف گوریلا وار لڑ سکتے ہیں، اس لیے ہم سب سے پہلے اپنے بچوں کی اور گھر والوں کی دینی تربیت کرتے ہیں کہ آپ نے کس طرح جہاد کرنا ہے۔ ہم انہیں سکھاتے ہیں کہ آپ نے اگر قبلہ اول اور مسجد اقصیٰ کی حفاظت کے لیے لڑتے ہوئے جان دے دی تو آپ شہید ہیں اور شہید مرکر بھی زندہ رہتا ہے۔ ساتھ ساتھ ہم انہیں ٹیکنالوجی کی تربیت بھی دے رہے ہیں۔ آج ہمارے مجاہدین کے پاس ڈرونز، راکٹس اور میزائلز ہیں جن کی رینج 75 کلومیٹر سے زیادہ ہے۔ پھر ہمارے مجاہدین نے سرنگوں کا جدید نظام بنایا ہے۔ حماس کے بانی شیخ یاسین کے نام پر راکٹ بنایا ہے۔ پھر مرقافہ ٹینک ٹیکنالوجی کا توڑ نکالا ہے۔ یہ سارے کام اللہ کی مدد کے بغیر ممکن نہ تھے۔ شیخ احمد یاسین نے بچوں کو حافظ قرآن بھی بنایا ہے اور ساتھ ساتھ عسکری تربیت بھی دی ہے۔

فرید احمد پراچہ: دنیا میں لوگ تو جہاد سے معذرت کرتے پھرتے ہیں لیکن فلسطینیوں نے ایک مرتبہ پھر یہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ جو کہا گیا ہے کہ قیامت تک جہاد جاری رہے گا وہ سچ ہے۔ جہاد بھی جاری ہے اور اس کے نتیجہ میں اللہ کی رحمتیں بھی نازل ہو رہی ہیں۔ غزہ کی عورتوں، بچوں، بوڑھوں سب نے بے پناہ قربانیاں دی ہیں، سخت ترین اذیتیں برداشت کرنے کے باوجود ان کے حوصلے بلند ہیں اور ایسے پلان بناتے ہیں کہ جن کے ذریعے اسرائیل کو شکست ہی شکست ہو رہی ہے۔ کیا ہم بھول سکتے ہیں اس بچے کو جو اپنے مکان کے ملبے کے ڈھیر پر بیٹھا ہوا ہے اور یہ آیت تلاوت کر رہا ہے:

﴿وَلَنَبۡلُوَنَّكُمۡ بِشَيۡءٖ مِّنَ ٱلۡخَوۡفِ وَٱلۡجُوعِ وَنَقۡصٖ مِّنَ ٱلۡأَمۡوَٰلِ وَٱلۡأَنفُسِ وَٱلثَّمَرَٰتِۗ وَبَشِّرِ ٱلصَّٰبِرِينَ ١٥٥﴾ (البقرہ) ''اور ہم تمہیں لازماً آزمائیں گے کسی قدر خوف اور بھوک سے' اور مالوں اور جانوں اور ثمرات کے نقصان سے اور (اے نبیﷺ) بشارت دیجیے ان صبر کرنے والوں کو۔''

یہ ہدایت اللہ نے ہی ان کو عطا کی ہے اور وہ جہاد اور آنے والی آزمائشوں اور تکلیفوں کی اہمیت سے واقف ہیں۔ دوران ڈیوٹی ڈاکٹر کے سامنے اس کے بیٹے کی لاش آتی ہے، پھر زخمی حالت میں اس کو اپنی بیٹی نظر آتی ہے لیکن اس کے باوجود وہ ڈیوٹی دے رہا ہے۔ پھر ایک باپ مٹھائی لے کر پھر رہا ہے کہ میرا بیٹا شہید ہوا ہے۔ سرجری کے دوران بے ہوشی کی دوائی نہیں ہے بچہ کہتا ہے میں قرآن کی تلاوت کرتا ہوں، آپ میرا آپریشن کر دیں۔ ایسا لگتا ہے جیسے قرون اولیٰ کی یادیں ایک مرتبہ پھر تازہ ہوگئی ہیں۔ اسرائیل جدید ترین انٹیلی جنس سسٹم کا دعویٰ کررہا تھا مگر 7 اکتوبر کو مجاہدین نے یلغار کی، میزائل داغے اور اسرائیل کے اندر داخل ہو کر سینکڑوں اسرائیلی فوجیوں اور اعلیٰ افسروں کو یرغمال بنا کر لے گئے۔ یہ بات پھر ثابت ہوگئی کہ جہاد کے اندر زندگی اور برکت ہے۔ قرآن میں جو کہا گیا کہ: ﴿سَنُلۡقِي فِي قُلُوبِ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ ٱلرُّعۡبَ﴾ (آل عمران: 151) ''ہم عنقریب کافروں کے دلوں میں رعب ڈال دیں گے''

> **حماس کے پاس ڈرونز، راکٹس اور میزائلز ہیں جن کی رینج 75 کلومیٹر سے زیادہ ہے۔ سائبر حملوں میں اسرائیل حماس کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ الحمدللہ!**

﴿كَم مِّن فِئَةٖ قَلِيلَةٍ غَلَبَتۡ فِئَةٗ كَثِيرَةَۢ بِإِذۡنِ ٱللَّهِۗ﴾ (البقرہ:249) ''کتنی مرتبہ ایسا ہوا ہے کہ ایک چھوٹی جماعت بڑی جماعت پر غالب آ گئی اللہ کے حکم سے۔''

یہ ساری باتیں جہاد کی برکت سے آج ثابت ہو رہی ہیں۔

سوال: اسرائیلی مظالم کے خلاف اقوام متحدہ میں ایک قرارداد پیش ہوتی ہے تو اس کو بھی امریکہ ویٹو کر دیتا ہے۔ کیا امریکہ نے عالمی ادارے کو بے وقعت نہیں کر دیا؟

خورشید انجم: یہ بات بالکل ٹھیک ہے۔ اس وقت تنظیم اقوام متحدہ امریکہ کی ایک لونڈی بن کر رہ گئی ہے۔ اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ عالمی اداروں کا دہرا معیار بھی کھل کر سامنے آ گیا ہے۔ اگر کسی مسلم ملک کا معاملہ ہو تو پوری دنیا اکٹھی ہو کر ٹوٹ پڑتی ہے جیسے افغانستان، لیبیا، عراق اور شام کو انہوں نے تباہ کر دیا۔ کشمیر کا مسئلہ 1947ء سے ہے، فلسطین کا مسئلہ 1948ء سے ہے، وہ حل نہیں ہو رہے جبکہ مشرقی تیمور کا مسئلہ چھ ماہ میں حل کر دیا گیا۔ آج اسرائیل کے اس قدر ظلم اور خلاف ورزیوں کے باوجود امریکہ، برطانیہ، جرمنی سمیت پوری دنیا کی حکومتیں اور عالمی ادارے اس کے ساتھ ہیں۔ لہٰذا یہ عالمی ادارے، انسانی حقوق کے دعوے، جمہوریت کے چیمپئین سب بے نقاب ہو چکے ہیں۔ سلامتی کونسل میں ویٹو پاور بذات خود جمہوریت کی نفی ہے، اس کے ذریعے کسی کو بھی امتیازی سلوک کی اجازت دے دی گئی ہے۔ حسن نصراللہ کی شہادت کو بھی امریکی صدر جو بائیڈن نے اسرائیل کا منصفانہ اقدام کہہ دیا ہے۔ 1973ء میں اسرائیل جنگ ہار رہا تھا لیکن اس وقت بھی امریکہ اس کی پشت پر کھڑا ہوگیا اور جنگ کا پانسہ ہی پلٹ گیا۔ اور تو اور اب خود اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل نے انٹرویو دیتے ہوئے کہہ دیا ہے کہ یہ ادارہ ناکام ہو چکا ہے۔ جنرل اسمبلی کے حالیہ اجلاس میں ترکیہ کے صدر طیب اردوگان نے بھی یہ کہا ہے کہ ویٹو کا حق چند ممالک کے پاس نہیں ہونا چاہیے۔

سوال: گزشتہ ایک سال کے دوران کیا یہ ثابت نہیں ہوگیا کہ اقوام متحدہ اور اس جیسی دیگر عالمی اور علاقائی تنظیمیں اور ادارے اپنی رہی سہی افادیت بھی مکمل طور پر کھو چکے ہیں؟

فرید احمد پراچہ: اقوام متحدہ ہو، سلامتی کونسل ہو، عالمی عدالت انصاف ہو، سب ناکام ثابت ہو چکے ہیں۔ ایک دن کے لیے بھی ان میں سے کوئی جنگ بندی نہیں کروا سکا۔ اس دوران رمضان آیا، سحریوں اور افطاریوں میں بھی بمباریاں ہوتی رہیں، عیدین کے موقع پر بھی بمباریاں ہوتی رہیں۔ اس سارے عرصہ میں اقوام متحدہ کے کارکنوں کو بھی ہلاک کیا گیا، لیکن اقوام متحدہ اور دیگر عالمی ادارے بے بسی سے منہ دیکھتے رہ گئے۔ عالمی عدالت انصاف نے بھی فیصلہ دے دیا مگر اس پر عمل درآمد نہیں کروایا گیا۔ جبکہ دوسری طرف مسلمانوں کے خلاف معاملہ کرنا ہو تو فوراً عمل درآمد ہو جاتا ہے جیسا کہ جنوبی سوڈان میں ہوگیا، کوسووو میں ہوگیا۔ مسلمانوں کے لیے عالمی اداروں کا معیار کچھ اور ہے، یہودیوں کے لیے کچھ اور ہے۔ اسرائیل فلسطینیوں کی نسل کشی کر رہا ہے تو مغرب سمیت عالمی ادارے خاموش ہیں لیکن اگر ایران نے میزائل حملہ کر دیا تو وہ ان کے نزدیک زیادتی ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ سلامتی کونسل کی بناوٹ کے اندر ہی ظلم شامل ہے۔ اس میں یہ طے کر دیا گیا کہ مستقل رُکن ممالک ویٹو کر سکتے ہیں تو یہ ویٹو کرنا ہی

جمہوریت کی نفی ہے۔ ثابت ہوگیا یہ تمام عالمی ادارے ایک دھوکہ ہیں۔ مسلمانوں کو یہ حقیقت سمجھ لینی چاہیے کہ انہیں اپنے دفاع اور حقوق کے لیے خود ہی کھڑا ہونا ہوگا۔

سوال: اسرائیل کے منصوبے بڑے واضح ہو چکے ہیں مجاہدین کی آئندہ حکمت عملی کیا ہوگی اور پھر یہ کہ پاکستان سمیت مسلم دنیا کو آپ کیا پیغام دینا چاہیں گے

ڈاکٹر خالد قدومی: طوفان الاقصیٰ آپریشن جاری ہے اور جاری رہے گا۔ اگر دشمن بات چیت کرتا ہے تو ہم بھی کریں گے لیکن اپنی شرائط پر کریں گے۔ ہم ایسی کوئی ڈیل نہیں کریں گے کہ ہمارے بچے خیموں میں رہیں۔ ہم عزت کے ساتھ جئیں گے اور دشمن کے خلاف لڑتے ہوئے جان دے دیں گے۔ ساری دنیا کہہ رہی ہے کہ اسرائیلی فورسز قابض ہیں، انہیں فلسطین کی سرزمین سے نکلنا ہوگا۔ ہم نے جو جنگ شروع کی ہے اس کا مقصد ہی یہ ہے کہ فلسطین میں یا تو ہم رہیں گے یا پھر وہ رہیں گے۔ جو دشمن ہمیں ختم کرنا چاہتا ہے اس سے کیا بات چیت ہوگی۔ ہمارا دین یہ کہتا ہے کہ بچوں اور عورتوں کو قتل نہیں کرنا، ہم تو اس اصول پر قائم ہیں لیکن اسرائیل ہمارے بچوں اور عورتوں کو شہید کر رہا ہے۔ پھر اسرائیلیوں کی اخلاقی حالت یہ ہے کہ پیجر ز دھماکوں میں پانچ ہزار لبنانی شہریوں کو شہید کر دیا۔ وہ ہمارے ہسپتالوں کو بھی تباہ کر رہا ہے۔ زخمیوں کے علاج کی سہولیات نہیں ہیں، غذا اور پانی کی قلت ہے مگر اس سب کے باوجود غزہ کے عوام پُرعزم ہیں مگر وہ انتظار میں ہیں کہ کب اُمتِ مسلمہ اُٹھے گی اور انہیں اس ظلم سے نجات دلائے گی۔ ہم فلسطینی پوری اُمت کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ اسرائیل کی جنگ صرف فلسطینیوں کے خلاف نہیں ہے بلکہ سب مسلمانوں کے خلاف ہے۔ لبنان اور یمن پر اسرائیلی حملہ کے بعد بھی اگر کوئی سمجھتا ہے کہ جنگ نہیں پھیلے گی تو وہ خوابِ غفلت میں ہے۔ اُمت مسلمہ کے لیے میرا پیغام یہی ہے کہ دنیا میں کمزوروں کو عزت نہیں ملتی۔ اس کے لیے طاقت پیدا کرنی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ہمیں حکم دیا ہے:

﴿وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ﴾ (الانفال: 60) ’’اور تیار رکھو اُن کے (مقابلے کے) لیے اپنی استطاعت کی حد تک طاقت اور بندھے ہوئے گھوڑے‘‘

تاریخ گواہ ہے کہ اکثر جنگوں میں ہماری تعداد کم تھی اور اسلحہ کم تھا مگر اللہ نے ہمیں فتح دی ہے۔ اب جنگوں کا نیا دور شروع ہو چکا ہے جس میں دنیا کا امن تباہ کرنے کے لیے ٹیکنالوجی اور AI کا استعمال زیادہ ہوگا۔ اسرائیل کی جنگ پوری اُمت کے خلاف ہے اور پوری امت کو اب ہوشیار ہو جانا چاہیے۔

سوال: اسرائیلی جارحیت رکنے کا نام نہیں لے رہی، اسرائیل جنگ بندی کا بھی نام نہیں لے رہا، اب لبنان، یمن اور ایران کے ساتھ بھی جنگ چھیڑ دی ہے۔ پورا عالم کفر اس کی مدد کر رہا ہے جبکہ دوسری طرف 57 مسلم ممالک اور پونے دو ارب مسلمان بھی متحد ہو کر کوئی پریشر نہیں ڈال رہے، کوئی مشترکہ پالیسی نہیں بنا رہے۔ آپ مسلم حکمرانوں اور عوام کو کیا پیغام دیں گے؟

خورشید انجم: مشہور حدیث ہے جس میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایک زمانہ آئے گا جب غیر مسلم اقوام تم پر ایسے ٹوٹ پڑیں گی جیسے کہ دسترخوان بچھا کر کھانے پر دعوت دی جاتی ہے۔ پوچھا گیا: کیا اس وقت ہم بہت تھوڑے ہوں گے؟ فرمایا: نہیں، تم کثرت میں ہو گے لیکن تم میں وہن کی بیماری پیدا ہو جائے گی۔ پوچھا گیا: وہن کیا چیز ہے؟ فرمایا: دنیا کی محبت اور موت سے نفرت۔ آج ہم مسلمانوں نے اس دنیا کو ہی جنت بنا لیا ہے۔ ہر طرح کی سہولیات سے مزین عالی شان سوسائٹیاں بنا کر ان کے داخلی دروازوں پر ہم نے لکھ رکھا ہے: ﴿اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ ۝﴾ (الحجر) یعنی وہ الفاظ جو جنت کے لیے تھے ہم یہاں اپنے لیے استعمال کر رہے ہیں۔ حکمرانوں کے لیول پر تو کوئی ضابطہ و قانون ہی نہیں ہے۔ کونسی جمہوریت اور کونسا آئین، سب سامنے آ چکا ہے۔ مصر میں صدر مرسی کی جمہوریت کا تختہ الٹ دیا گیا لیکن باقی عرب میں سب بادشاہتیں ہیں، کسی کو جمہوریت یاد نہیں آ رہی۔ سارا کچھ عالمی قوتوں کی آشیر باد سے ہو رہا ہے۔

حمیت نام تھا جس کا گئی تیمور کے گھر سے

ایمان کے لیے، دین کے لیے، غیرت کے لیے مر مٹنا جو ایک مسلمان کا وصف تھا طبقہ اشرافیہ میں نظر نہیں آ رہا۔ پورا عالم کفر آپس میں متحد ہے مگر مسلمان متحد نہیں ہو رہے۔ ڈاکٹر ذاکر نائیک نے بھی کہا ہے مسلم ممالک مل کر نیٹو کے طرز پر اپنا ایک ادارہ بنائیں۔ یہ بہت اچھی تجویز ہے جس پر عمل ہونا چاہیے۔ خاص طور پر پاکستان کی اہمیت ہے کیونکہ پاکستان ایک نظریہ کی بنیاد پر وجود میں آیا تھا اور پھر ایک ایٹمی قوت بھی ہے۔ ڈیوڈ بن گوریان نے 1967ء کی جنگ کے بعد کہا تھا کہ ہمیں اصل خطرہ پاکستان سے ہے عربوں سے نہیں۔ اسماعیل ہنیہ نے بھی یہی کہا تھا کہ پاکستان اگر دھمکی دے تو اسرائیل جارحیت سے رُک جائے گا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ پاکستان کو اپنا ذمہ دارانہ کردار ادا کرنا چاہیے اور مسلمانانِ پاکستان کو بھی آخرت کی جوابدہی کا احساس کرنا چاہیے۔

سوال: ہم اپنے فلسطینی بھائیوں کے لیے کیا کر سکتے ہیں؟

خورشید انجم: پہلی بات یہ ہے کہ دعا تو ہر کوئی کر سکتا ہے اور اس میں کوئی رکاوٹ بھی نہیں ہے۔ نماز کے بعد اور تہجد میں دعا کریں اور خاص طور پر قنوت نازلہ کا اہتمام کریں۔ اس کے بعد اسرائیل نواز کمپنیوں کی مصنوعات کا بائیکاٹ ہم کر سکتے ہیں، اس میں بھی کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ اس حوالے سے جس قدر بائیکاٹ ہوا ہے اس کا اثر بھی ہوا ہے۔ کئی مقامات پر فاسٹ فوڈ کی اسرائیل نواز کمپنیاں بند ہوئی ہیں۔ فلسطینیوں کی مالی مدد بھی کرنی چاہیے۔ پُرامن مظاہروں کے ذریعے، احتجاجی جلوسوں کے ذریعے ہم اپنی حکومتوں پر پریشر ڈال سکتے ہیں کہ وہ کم از کم سفارتی سطح پر تو کوشش کریں۔ اس کے علاوہ ہم اخبارات، ٹی وی چینلز، سوشل میڈیا پر فلسطینیوں کے حق میں بات کر سکتے ہیں، ان کے موقف کو دنیا تک پہنچا سکتے ہیں۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ ہم اللہ سے توبہ استغفار کریں۔ توبہ سے اللہ کی رحمت جوش میں آتی ہے، اللہ کی مدد اور نصرت حاصل ہوتی ہے۔ اجتماعی سطح پر بھی توبہ کی ضرورت ہے کہ ہم نے یہ ملک اسلام کے نام پر لیا مگر 77 سال ہو گئے یہاں اسلام کو نافذ نہیں کر سکے۔ کسی ایک مسلم ملک میں بھی خلافت کا نظام قائم ہو جاتا تو کسی دشمن کی جرأت نہ ہوتی کہ مسلمانوں پر ظلم کر سکے۔ خلافت عثمانیہ کے آخری دنوں میں صیہونیوں نے بہت کوشش کی کہ فلسطین میں زمین حاصل کی جائے مگر وہ کامیاب نہیں ہوئے۔ اسی طرح فرانس اور برطانیہ میں گستاخانہ پروگرامز کی تیاری کی گئی تو خلیفہ کی ایک دھمکی سے وہ پروگرام کینسل کر دیے گئے۔ حالانکہ اس وقت خلافت عثمانیہ انتہائی کمزور تھی۔ بحیثیت مسلمان ہمیں سب سے بڑھ کر خلافت کے احیاء کے لیے کوشش اور جدوجہد کرنی چاہیے۔ ۞۞

قارئین پروگرام ’’زمانہ گواہ ہے‘‘ کی ویڈیو تنظیم اسلامی کی ویب سائیٹ www.tanzeem.org پر دیکھی جا سکتی ہے۔

پروگرام کے شرکاء کا تعارف

1۔ ڈاکٹر خالد قدومی: سینئر رہنما اور ترجمان حماس
2۔ ڈاکٹر فرید احمد پراچہ: سینئر رہنما و سابق نائب امیر جماعت اسلامی پاکستان
3۔ خورشید انجم: مرکزی ناظم نشر و اشاعت و شعبہ تربیت تنظیم اسلامی پاکستان

مرے جنوں کو عدو نے دیا نیا ہیجان

عامرہ احسان
amira.pk@gmail.com

اسرائیل جو بھی کر گزرے، پیٹھ ٹھونکنے کو امریکہ موجود ہے۔ سال ہونے کو ہے پورے خطے میں اسرائیل باؤلے کتے کی طرح کاٹتا بھونکتا پھر رہا ہے۔ اب مشرق وسطیٰ میں جنگ پھیلانے، گریٹر اسرائیل کا نقشہ آگے بڑھانے کے لیے لبنان پر حملے کئی گنا بڑھا دیئے۔ اسی پر بس نہیں، تا آنکہ حزب اللہ کے سربراہ حسن نصر اللہ کے ساتھ 20 دیگر ممبران کو ہدف بنا کر قتل کیا۔ تقسیم کار مغربی طاقتوں کے مابین یوں ہے کہ امریکہ نے اسے اسرائیل کا حق دفاع قرار دیا۔ اسرائیل کو 8 ارب 70 کروڑ ڈالر کی امداد جاری کی ہے۔ (دنیا کو تسلی دینے کو) یورپی وزرائے خارجہ، برطانیہ، جرمنی، فرانس نے اسرائیل، حزب اللہ کے مابین جنگ بندی پر زور دیا ہے تاکہ خطے میں جنگ نہ پھیلے! یو این جنرل اسمبلی میں نتین یاہو کے جس خطاب پر کئی ممالک واک آؤٹ کر گئے تھے (بشمول پاکستان و عرب ممالک)، اس میں یاہو نے مشرق وسطیٰ میں جنگ بڑھانے کی دھمکی دی تھی۔ اسی دوران امریکی پشت پناہی سے لبنان، یمن، غزہ اور مغربی کنارے پر حملے ہوتے رہے۔ اسرائیلی حق دفاع بڑھتا پھیلتا جا رہا ہے۔ بائیڈن نے اپنے دوسرے منہ سے فرمایا، (امریکہ 2 چہروں 2 زبانوں والی بلا ہے۔) 'امریکہ اسرائیل کے غزہ اور لبنان میں تنازعے کو کم کرنے کے لیے سفارتی ذرائع استعمال کرنے کا ارادہ رکھتا ہے'۔ غزہ پر سال بھر سے ارادے کا لارا لپا چل رہا ہے۔ چینی وزیر خارجہ نے مشرق وسطیٰ میں جنگ روکنے کو کہا ہے۔ ان کے مطابق؛ ''چین گلوب پر امن کا پرچارک ہے۔ فلسطین کا زخم انسانی ضمیر پر بہت بڑا ہے۔ غزہ پر ہر گزرتے دن کے ساتھ زیادہ سے زیادہ اموات۔ اور اب لبنان میں دوبارہ لڑائی چھڑ گئی ہے۔ طاقت کے ذریعے انصاف حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ مکمل جنگ بندی میں دیر نہ ہونی چاہیے۔'' ادھر یاہو کے تکبر کا یہ عالم ہے کہ؛ ''ہمارے لمبے ہاتھوں کی پہنچ سے کوئی دور نہیں ایران یا مشرق وسطیٰ میں۔'' (یہ ہاتھ امریکہ کی بنا پر اتنے لمبے ہیں۔) دونوں ملحمۃ الکبریٰ اور ہیکل سلیمانی کی تعمیر کے شوق میں جنگ کی آگ بھڑکائے چلے جا رہے ہیں۔ جارج بش نے افغانستان پر جب حملہ کیا تھا تو امریکہ میں ان کی خبروں میں 'آرمیگاڈان' (حدیث میں ملحمۃ الکبریٰ) بہت بڑی جنگ کا تذکرہ رہا۔ عین اسی سلسلے میں شام پر بشار الاسد کے ذریعے ہولناک جنگ چھیڑ کر وہاں یہ تیاری کی گئی۔ شام، غزہ کی طرح بیرل بموں، امریکہ، روس کی بمباری اور وحشت ناک کیمیائی حملوں سے تباہ کیا۔ لہٰذا تا شام اسی طرح ملبہ، کھنڈر، قبرستان، قیدیوں کی ڈھانچہ لاشوں کے ڈھیر بن گیا۔ آبادی مہاجر ہو کر بکھر گئی۔

مسلمان احادیث کے باب الفتن کو بھلائے بیٹھے ہیں۔ صہیونی عیسائیوں، یہودیوں نے احادیث کے عین مطابق جنگوں کی تیاری میں انہی تمام مقامات کو نشانے پر لیا ہے جن کا تذکرہ موجود ہے! امریکہ اور روس دونوں کے فوجی اڈے اسی سلسلے میں شام میں موجود ہیں۔ تازہ ترین حملے میں امریکہ نے شمال مغربی شام میں فضائی حملے کر کے 37 کو نشانہ بنایا ہے۔ یہ اقرار موجود ہے کہ 1.3 کروڑ شامی شدید بھوک سے دو چار ہیں۔ ضروریاتِ زندگی سے 90 فی صد محروم ہیں! ہم سو رہے ہیں!

پاکستان نے یو این اجلاس میں فلسطین پر مضبوط موقف کا اظہار اور پورے وفد نے واک آؤٹ کر کے ہماری لاج رکھ لی۔ وزیر اعظم اور ڈاکٹر یونس کی ملاقات میں بھی دونوں ممالک کے مابین اچھے تعلقات، خیر سگالی کا اطمینان بخش اظہار رہا۔ اللہ اس میں مزید خیر و برکت عطا فرمائے اور ہمیں باہم تقویت کا ذریعہ بنائے۔

یہاں وہی مظاہروں، احتجاجوں کا دور دورہ رہا۔ راولپنڈی میں گڑبڑ کے اثرات لامحالہ اسلام آباد پر پڑتے ہیں۔ شہری خوار و زار۔ بزنس ماند، موبائل سروس معطل، موٹروے بندش کے لالے۔ غرض ایک افراتفری سے 'رونق' مچائے رکھتے ہیں۔ کام ٹھپ، معیشت بیمار! تاہم قرضوں کی ماری معیشت پر بھی کابینہ ارکان کے لیے 24 کروڑ کی 25 نئی گاڑیاں آگئیں۔ حالانکہ ہماری سیاست، جمہوریت، معیشت کا جو حال ہے انھیں رکشے خرید کر دینے چاہئیں جو خود چلا کر تشریف لائیں۔ ساری بھیڑ چھٹ جائے اگر افغان کابینہ والی تنخواہیں، غیر مراعاتی مناصب اس ملک میں بھی لاگو کر دیئے جائیں۔ کروڑوں کی سرمایہ کاری کر کے ٹکٹ سیٹیں یونہی تو حاصل نہیں کی جاتیں۔ لطیفہ تو یہ ہے کہ گاڑیوں کی خریداری کی منظوری کفایت شعاری کمیٹی سے لی گئی ہے! کمیٹی کے ارکان کی فہرست تو مشتہر کی جائے تاکہ قوم ہر ادارے، یونٹ، گھر میں ایسی کفایت شعاری سے فیض یاب ہو سکے! اسی دوران ہمارے مالیاتی قرضوں کی منظوری پر ایسی مبارک سلامت ہوئی کہ سودی قرضوں پر خوشی سے پھولے نہ سما رہے تھے!

بے دلی ہائے تمنا کہ نہ دنیا ہے نہ دیں

5 نومبر کو امریکہ میں نئے صدر کے انتخاب کے لیے ووٹنگ شروع ہوگی۔ گدھے (ڈیموکریٹ: انتخابی نشان) اور ہاتھی مابین مقابلہ (ری پبلکن)۔ انتخابی نشانوں کی تاریخ میں جو کارٹون اہم ہے اس میں ہاتھی سونڈ لٹکائے ایک کھائی کے کنارے سو رہا ہے۔ سرہانے ری پبلکن کھڑا ہے۔ پاس ہی گدھا اسی گہری کھائی میں گرنے کو ہے اور گویا ٹرمپ دم سے کھینچ کر اسے بچانے کی زور آزمائی کر رہا ہے۔ (معاشی بدنظمی گرنے کی وجہ دکھائی گئی ہے۔)

یہ 1879ء کا کارٹون آج حقائق کی تصویر پیش کر رہا ہے۔ آج بھی امریکہ اسی دیوانگی سے جنگوں میں پیسہ جھونک رہا ہے۔ اسرائیل پر دھڑا دھڑ ڈالر نچھاور ہو رہے ہیں۔ پہلے افغانستان، عراق، شام، یمن میں کھربوں کھرب پیسہ لٹایا۔ بے آبرو ہو کر افغانستان سے نکلنا پڑا۔ نتیجہ جو بھی ہو فرق صرف اتنا ہے کہ بائیڈن اور امیدوارِ صدارت کملا ہیرس کے دو منہ ہیں اور وہ مسلم ووٹ محفوظ رکھنے کے لیے کچھ نہ کچھ منافقانہ جملے جنگ روکنے کو کہہ کر پھر واپس اصل پر لوٹ آتے ہیں۔ ٹرمپ نے اسرائیل کی ڈٹ کر خدمت اور ہمنوائی سدا کی ہے بلا لحاظ۔ داماد کشنر کے یہودی ہونے کا اعزاز اسے حاصل ہے۔ اسی کشنر کے ذریعے مشرق وسطیٰ میں اسرائیل سے عرب ممالک کے تعلقات کا آغاز، اسرائیل کا قدس کو دارالحکومت بنا لینا ممکن ہوا۔ یروشلم پوسٹ میں ہیری رچر نے ٹرمپ کی وائٹ ہاؤس میں واپسی کو خوش آئند بتایا تھا۔ اس کا کہنا تھا

کہ ٹرمپ ابراہیمی معاہدے کو آگے بڑھانے میں یکسو تھا۔ وہی اپنی انتظامیہ سے فوجی اور معاشی ترغیبات (انڈونیشیا اور پاکستان کو ابراہیمی معاہدے میں شمولیت کے لیے) دینے پر بھی تیار ہوگا۔ مقابلہ سخت ہے۔ ووٹرز کا موڈ بگڑا ہوا ہے۔ جمہوریت اور دو پارٹی نظام کے خلاف غزہ پر سال بھر سے مظاہرے کرنے والوں میں شدید غم و غصہ ہے۔ گلوبل چودھری امریکہ جن دو پارٹیوں کا یرغمال ہے وہ خون آشام اسرائیل کی مکمل سرپرستی کرکے غزہ کے بعد لبنان اور پورے مشرقِ وسطیٰ میں وحشیانہ جنگوں کے عزائم کے حامل ہیں۔ اس پر طرہ یہ کہ ٹرمپ بدترین اخلاقی جرائم اور مالی بدنظمی کا شکار ہے۔ جس نے شرمناک مقدمے میں ایک اداکارہ کو ٹرمپ کی کرتوتوں پر خاموشی کے عوض ایک لاکھ تیس ہزار ڈالر زبان بندی کے دیئے۔ مگر امریکی تھی۔ پیسہ ناکافی رہا اور وہ پھر بول پڑی۔ گارڈین نے (27 ستمبر) مضمون شائع کیا کہ: 'امریکہ اپنی حیا کھو چکا'۔ اب ایسے سکینڈل سیاست پر اثر انداز نہیں ہوتے۔ پہلے ان سے سیاست دانوں کے سیاسی کیریئر ختم ہوجاتے تھے۔ نتائج انتخابات کے یکسر بدل جاتے۔ مگر بل کلنٹن کے بعد سے معیار بدل گیا۔ اب جمہوریت میں ایسے سکینڈلوں سے ماتھے پر شکن نہیں آتی! سیاستدان کھل کر خون کے پیاسے اور قتلِ عام کے حق میں ہیں، اس کا بھی کوئی اثر نہیں! ہمارے ہاں صحیح غلط کی پہچان ختم ہوتی نظر آرہی ہے۔' اللہ تعالیٰ از خود نوٹس لے کر مسلسل امریکہ کو طوفان، بارشوں، سیلابی ریلوں کا نشانہ بنائے رکھتا ہے، جابجا کچرے کا ڈھیر بنی بستیاں گویا جنگ زدہ علاقہ ہو!

یو این جنرل اسمبلی میں بنگلہ دیشی وفد، ڈاکٹر یونس کی سربراہی میں توجہ کا مرکز رہا۔ نیویارک ٹائمز نے غیر معمولی طور پر 25 منٹ کا انٹرویو نشر کیا۔ کلنٹن کی ڈاکٹر یونس کی رہنمائی میں امریکہ بھر میں غرباء کے لیے چھوٹے قرضوں سے خود کفالت حاصل کرنے کی سکیم کے حوالے سے کلنٹن نے دعوتِ خطاب انہیں دی۔ بھرپور پذیرائی اور ڈاکٹر یونس کی بے انتہا تحسین کی۔ موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ڈاکٹر یونس نے بنگلہ دیش میں انقلاب کا خوبصورت نقشہ کھینچا۔ انقلاب کے ماسٹر مائنڈ طالب علم محفوظ عالم کا بھرپور تعارف کروایا۔ یہ دورہ نئے بنگلہ دیش کے لیے نہایت سودمند رہا۔

مرے جنوں کو عدو نے دیا نیا ہیجان

❁❁❁

قابل غور

موبائل فون خواتین کے لیے مفید یا مضر؟

ایمن ثناء

جہاں موبائل نے دور دراز کے رشتوں کو جوڑ رکھا ہے، وہیں ایک کمرے میں بیٹھے باپ بیٹے، ماں بیٹی، بھائی بہن اور میاں بیوی کو ایک دوسرے سے الگ اور ساتھ ہونے کے باوجود تنہا کرنے میں بھی اس کا اہم کردار ہے۔ یوں تو بیوی اپنے خاوند سے اور خاوند اپنی زوجہ سے بہت محبت کرتے ہیں، لیکن اس محبت کے تقاضے کو پورا کرنے، یعنی ایک دوسرے کو وقت دینے میں رکاوٹ کی بڑی وجہ یہی موبائل فون ہے۔ صورت حال یوں ہے کہ عموماً میاں اپنے فون پر مشغول اور بیوی اپنے فون پر مصروف ہے۔

ایجادات کے اس دور میں موبائل فون نامی اس ایجاد سے کافی زیادہ نقصان شادی شدہ جوڑے کو ہوا ہے۔ پہلے ہوتا یوں تھا کہ جب بیٹی شوہر سے لڑ جھگڑ کر یا ناگفتہ بہ حالات میں طلاق لے کر گھر کی دہلیز پر آجاتی، تب ماں باپ حیران ہوکر پوچھتے کہ کیا ہوا؟ اس سے پہلے انہیں اس کی کوئی خبر نہیں ہوا کرتی تھی۔

اب موبائل فون کے ذریعہ میکے کو ایک ایک بات رپورٹ کر کے وہاں سے ہدایات وصول کرنے کا مزاج بن چکا ہے، جہاں مائیں یا بڑی بہنیں سمجھ دار ہوتی ہیں وہاں رشتے کو ٹھیک کرنے اور اسے نبھانے پر زور دیا جاتا ہے لیکن معاملہ اگر اس کے برعکس ہوا تو وہ پٹیاں پڑھائی جاتی ہیں کہ الامان الحفیظ! نتیجتاً رشتوں میں تلخی در آتی ہے، جس سے رشتے یا تو بس زبردستی نام کو گھسیٹے جاتے رہتے ہیں، یا پھر انہیں ہمیشہ کے لیے ختم کرلیا جاتا ہے، جس کا خمیازہ صرف میاں بیوی کو ہی نہیں، بلکہ ان دونوں کی فیملی اور اگر اولاد ہوئی تو اسے بھی بھگتنا پڑتا ہے۔ موبائل فون کے دور سے پہلے، لینڈ لائن فون کے زمانے میں بھی چونکہ شکایتیں لگانے کو مطلوبہ پرائیویسی دستیاب نہیں ہوتی تھی، اس لیے میاں بیوی کے درمیان کہاسنی ہوبھی جاتی تو کچھ دیر کے بعد خود ہی آپس میں معاملے کو حل کرلیا جاتا تھا، لیکن اب صورتحال اس کے برعکس ہے۔

ادھر شوہر سے تو تو میں میں ہوئی، ادھر بیٹی، ماں کو فون کر کے رونا رونے لگتی ہے کہ میرے خاوند نے مجھے ڈانٹا ہے، ماں بھی غصے میں آکر بیٹی کی ساس کو فون ملاتی ہے کہ آپ کے بیٹے نے میری بیٹی کو ڈانٹا ہے اور یوں چھوٹا سا جھگڑا بڑھ کر طلاق تک پہنچ جاتا ہے۔ اب اس معاملے میں قصوروار کون؟ صرف اور صرف موبائل۔ آدھے سے زیادہ مسئلے صرف اور صرف موبائل کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں اور آئے دن ہو رہے ہیں۔

شوہر تھکا ہارا گھر آیا ہے، بیوی اپنے فون پر لگی ہوئی ہے، شوہر گھر آتے ہی کسی نہ کسی سے فون پہ لگاتار مصروف۔ او بھئی! گھر میں ہو تو ایک دوسرے کو ٹائم دو، لیکن نہیں، موبائل سے جان چھوٹے تب ناں۔ عورت ہو یا پھر مرد، دونوں کو چاہیے کہ گھر کے اندر بھی ضرورت کے سوا موبائل کو خود سے دور کر دیں اور رشتوں کو ٹائم دیں۔ اس سے رشتوں میں مضبوطی آتی ہے، کیونکہ ہم ایسے دور میں جی رہے ہیں، جہاں ایک دوسرے کو دینے کے لیے یوں تو بہت کچھ ہے، اگر نہیں ہے تو بس ٹائم اور توجہ۔

ایک کمرے میں پوری فیملی موجود ہے، اور سب کے ہاتھ میں ایک ایک فون ہے، ذرا ان کی جانب دیکھیں تو پتہ چلتا ہے کہ ان فرینڈز سے چیٹ چل رہی جن سے کبھی ملاقات نہیں ہے، ان ہی فرینڈز سے ملاقات کی باتیں بھی چل رہی ہیں اور سامنے موجود لوگوں سے بھرپور بات کیے ہوئے کتنے دن ہوئے، یہ پتہ نہیں۔

یہ کیسا دور آگیا کہ بظاہر تو سب اپنے ہیں، لیکن موبائل فون پر مصروف جنریشن کے پاس اپنوں کو دینے کے لیے وقت نہیں ہے۔ آج کل کی ماؤں کے پاس بھی بچوں کی تربیت کا ٹائم نہیں، جہاں بچہ رویا وہیں ماں نے ایک فون اُسے پکڑا دیا اور خود بھی فون پر مصروف ہوگئی۔ بچوں کے ہاتھوں میں کتاب کے بجائے موبائل دیا جا رہا ہے، بچہ سارا دن دیکھ رہا ہے کہ ماں باپ بچے کے بجائے فون کو زیادہ ترجیح دے رہے ہیں، تو بچہ بھی وہی سیکھ رہا ہے۔ اس لیے خدارا موبائل سے زیادہ رشتوں کو اہمیت دیں، ورنہ اس نسل کے ہاتھ ایک دن رشتوں سے خالی رہ جائیں گے، رشتے دور، بہت دور ہوتے چلے جائیں گے اور ہاتھ میں صرف موبائل رہ جائے گا۔

❁❁❁

اخبارِ اسلام

(رواں ہفتے کے دوران مسلم دنیا سے متعلق اہم خبریں)

غزہ، اصل صورتحال کیا ہے؟ (بشکریہ: فرینڈز آف فلسطین)

- اسرائیل پر ایرانی میزائلوں کی بارش سے خطرے کے سائرن گونجنے لگے اور ناجائز صیہونی ریاست کے لاکھوں شہریوں کو پناہ گاہوں میں پناہ لینا پڑی۔ ایران کا دعویٰ ہے کہ اُس نے کم از کم 201 میزائل فائر کیے، جن میں سے ایک میزائل سے شمالی تل ابیب میں ایک عمارت کو نقصان پہنچا۔ قابض اسرائیل پر ایرانی میزائل حملے کے ساتھ ہی فلسطین بھر میں خوشی کی لہر دوڑ گئی، عوام سڑکوں پر نکل آئے اور جشن کا سا سماں نظر آیا۔ قابض اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو نے یروشلم میں ایک سیکورٹی اجلاس میں گفتگو کرتے ہوئے کہا ہے کہ ایران نے فاش غلطی کر دی ہے اور وہ اس کے نتائج بھگتے گا۔ صدر بائیڈن نے امریکی فوج کو حکم دیا ہے کہ وہ اسرائیل کو ایرانی حملوں کا مقابلہ کرنے میں مدد فراہم کرے۔ عراق کی تحریک مزاحمت نے کہا ہے کہ اگر امریکہ اس جنگ میں کودا تو عراق میں امریکی اڈے محفوظ نہیں رہیں گے۔
- وزیر اعظم پاکستان نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں فلسطینیوں کے حق میں آواز اٹھاتے ہوئے کہا کہ اسرائیل فلسطینیوں کی نسل کُشی کر رہا ہے، پاکستانی عوام کے دل فلسطینی بھائیوں کے ساتھ دھڑکتے ہیں اور فلسطینیوں پر مظالم اور درندگی کی بھرپور مذمت کرتے ہیں۔ غزہ میں بچوں کے زندہ درگور ہونے پر دنیا کب تک خاموش رہے گی۔ مسئلہ فلسطین کا واحد حل دو ریاستی فارمولے میں ہے۔ لہٰذا دو ریاستی فارمولے کے تحت فلسطین میں خاک وخون کا کھیل بند کیا جائے۔ فلسطین کے معاملے پر مذمت کافی نہیں۔ بڑے ممالک حرکت میں آئیں اور آگ وخون کا کھیل فوری بند کروائیں، عالمی برادری کو پائیدار امن کے لیے کردار ادا کرنا پڑے گا۔
- غزہ، جہاں زندگی موت کی دہلیز پر کھڑی ہے، جہاں بیماریاں انسانوں کے جسموں کو کھوکھلا کر رہی ہیں اور ظالم دشمن علاج کی ہر راہ بند کر رہا ہے۔ یہاں صحت کی صورتحال کچھ یوں ہے:

◆ 1,737,524 افراد جان لیوا متعدی امراض کا شکار
◆ 12,000 زخمی بے یار و مددگار بیرون ملک علاج کے منتظر
◆ 71,338 لوگ ہیپاٹائٹس کے موذی مرض میں مبتلا
◆ 10,000 کینسر کے مریض انتہائی مشکل حالات میں
◆ 350,000 دائمی مریض زندگی اور موت کی کشمکش میں

یہ صرف اعداد و شمار نہیں، یہ اُن معصوم جانوں کی کہانی ہے جنہیں زندگی کے حق سے محروم کر دیا گیا ہے۔ یہ غزہ کے لوگوں کی وہ چیخ ہے جو بے حس دنیا کے دروازے تک نہیں پہنچ پا رہی۔ کیا انسانیت اب بھی زندہ ہے؟

فرینڈز آف فلسطین کی اپیل: حماس نے طوفان الاقصیٰ کا ایک سال مکمل ہونے پر دنیا بھر کے تمام بڑے شہروں میں وسیع پیمانے پر ریلیوں اور احتجاجی سرگرمیوں کا مطالبہ کیا ہے۔ یہ اقدام عالمی شعور بیدار کرنے اور مظلوموں کی حمایت میں مضبوط آواز اٹھانے کے لیے ہے۔

مسلم دنیا سے متعلق دیگر ممالک کی اہم خبریں

- پاکستان

نیٹو کی طرز کا اسلامی اتحاد بنایا جائے: معروف مذہبی سکالر ڈاکٹر ذاکر نائیک کا دورۂ پاکستان شروع ہو چکا ہے۔ اسلام آباد میں صحافیوں اور اینکرز سے گفتگو کرتے ہوئے اُنہوں نے کہا کہ 57 مسلم ممالک کو بھی نیٹو کے اصولوں پر مبنی ایک اتحاد تشکیل دینا چاہیے۔ مسلمانوں کی بچت کا واحد راستہ یہ ہے کہ وہ خلافت قائم کریں۔

- سعودی عرب

بین الاقوامی اتحاد کی تشکیل: یو این جنرل اسمبلی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے شہزادہ فیصل بن فرحان نے کہا کہ سعودی عرب فلسطینیوں کے خلاف اسرائیلی اقدامات کو یکسر مسترد کرتا ہے۔ ہم فلسطین کے دو ریاستی حل کے اپنے مؤقف پر قائم ہیں اور اس پر عمل درآمد کے لیے بین الاقوامی اتحاد بنا رہے ہیں جس کا پہلا اجلاس ریاض میں ہوگا۔

- مصر

دورِ موسیٰ علیہ السلام کی تلوار دریافت: مصری وزارتِ ثقافت وسیاحت کے مطابق اسکندریہ کے جنوب میں بحیرہ گورنری میں کھدائی کے دوران کانسی کی ایک تلوار ملی ہے جس پر موجود مہر سے معلوم ہوا ہے کہ یہ مصر کے بادشاہ ریمیسس ثانی کے دور کی ہے۔

- بھارت

درگاہ اجمیر شریف میں مندر کا دعویٰ: ہندو سینا کے قومی صدر وشنو گپتا نے اجمیر کی ضلعی عدالت میں درخواست دائر کی ہے کہ درگاہ اجمیر شریف کو ''بھگوان'' شری سنکٹ موچن مہادیو وراجمان مندر قرار دیا جائے۔

دوسری طرف دہلی ہائی کورٹ نے متھرا میں تاریخی شاہی عیدگاہ مسجد میں رانی لکشمی بائی کے مجسمے کی تنصیب کو روکنے کی انتظامی کمیٹی کی درخواست کو مسترد کر دیا۔ دہلی ڈیولپمنٹ اتھارٹی اور ایم سی ڈی کے افسران نے موقع پر پہنچ کر رانی لکشمی بائی کے مجسمہ کی تنصیب کا کام شروع کر دیا ہے۔

تاریخی مسجد اور قبرستان مسمار: ریاست گجرات کی انتظامیہ نے نام نہاد انسداد تجاوزات مہم کے دوران صدیوں سے قائم ایک مسجد اور مسلمانوں کے ایک قبرستان کو مسمار کر دیا ہے۔

- تیونس

صدارتی امیدوار کو 12 سال قید: صدارتی امیدوار ایاشی زیمل کو دو ہفتوں کے دوران چار مقدمات میں 12 سال کی قید سنا دی گئی۔ دیگر جرائم کے علاوہ اس میں قصداً جعلی سند استعمال کرنے پر چھ ماہ کی سزا بھی شامل ہے۔

- اسرائیل

سیکریٹری جنرل اقوام متحدہ کا داخلہ بند: وزیر خارجہ نے سیکریٹری جنرل اقوام متحدہ اتونیو گوتریس کو ناپسندیدہ شخصیت قرار دیتے ہوئے اُن کے لیے ملک کے دروازے بند کر دیئے ہیں۔ وزیر خارجہ کاٹز کا کہنا ہے کہ جو اسرائیل پر ایرانی حملے کی مذمت نہیں کرتا وہ اسرائیل میں داخلے کا مستحق نہیں ہے۔ دوسری طرف بین الاقوامی میڈیا نے ایرانی حملہ کو ناکام قرار دیتے ہوئے ایران کی عسکری صلاحیت پر سوالات اُٹھائے ہیں۔

ڈی مینشیا

بنت عاکف سعید

سابقہ امیر تنظیم اسلامی محترم حافظ عاکف سعید صاحب ﷾ کی صاحبزادی کی جانب سے والد کی کیفیات منظوم صورت میں۔ اللہ تعالیٰ محترم حافظ عاکف سعید صاحب ﷾ کو صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین!

ابھی باقی ہیں کچھ یادیں
ابھی کچھ ہے شناسائی

ابھی روشن ہیں کچھ شمعیں
اُبھر آتی ہے پرچھائی

کسی دیرینہ ہمدم کی
کسی مانوس ہستی کی

کسی گمنام صورت کی
کسی بے نام رشتے کی

کوئی اپنا جگر گوشہ
کبھی نا آشنا لگتا

کسی سے روح کا ناتا
مگر اب یاد نہ آتا

کسی کی آنکھ میں حسرت
کسی کے دل میں ہے چاہت

کوئی یوں غم سے تکتا ہے
سراپا کرب کی صورت

کسی کے ہاتھ اُٹھتے ہیں
خدا سے التجاؤں میں

کسی کے اشک بہتے ہیں
محبت میں، وفاؤں میں

کئی شبہیں اُبھرتی ہیں
کبھی بنتی، بگڑتی ہیں

کوئی صورت کبھی یکدم
بہت اپنی سی لگتی ہے

کوئی لمحہ مسرت کا
کوئی فیضان پانے پر

کوئی عرفان کا لمحہ
کوئی وجدان پانے پر

اُبھر آتا ہے گاہ بہ گاہ
تصور کے سفینے پر

کبھی لنگر ٹھہرتا ہے
تخیل کے جزیرے پر

کبھی پرچھائیں ہیں غم کی
ہیولے خوف و وحشت کے

کبھی سندیسے ملتے ہیں
خدا کی عفو و رحمت کے

کسی لمحے میں جینا ہے
کسی لمحے سے بیزاری

کبھی خود سے شناسا ہے
کبھی خود ناشناسائی

کبھی ''ہونے'' کی خواہش ہے
''نہ ہونا'' اک اذیت ہے

کبھی ''ہونا'' گماں ہے اور
''نہ ہونا'' اک حقیقت ہے

❁❁❁

ضرورت رشتہ

☆ لاہور میں مقیم فیملی کو اپنی بیٹی، عمر 27 سال، تعلیم ماسٹرز (پروڈکٹ اینڈ انڈسٹریل ڈیزائن انجینئرنگ) کے لیے دینی مزاج کا حامل رشتہ درکار ہے۔ برائے رابطہ: 0320-4092597

اشتہار دینے والے حضرات نوٹ کرلیں کہ ادارہ ہذا صرف اطلاعاتی رول ادا کرے گا اور رشتہ کے حوالے سے کسی قسم کی ذمہ داری قبول نہیں کرے گا۔

امیر تنظیم اسلامی کی چیدہ چیدہ مصروفیات

(26 ستمبر تا 2 اکتوبر 2024ء)

جمعرات 26 ستمبر: مرکزی عاملہ کے اجلاس کی آن لائن صدارت کی۔

جمعۃ المبارک 27 ستمبر: تقریر اور خطبۂ جمعہ مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی ڈیفنس، کراچی میں ارشاد فرمایا اور جمعہ کی نماز پڑھائی۔

اتوار 29 ستمبر: حلقہ پنجاب پوٹھوہار کے دعوتی دورہ کے لیے کراچی سے اسلام آباد آمد ہوئی اور وہاں سے چکوال جانا ہوا۔ چکوال پریس کلب میں سیرۃ النبی ﷺ کے موضوع پر خطاب کیا۔ دوپہر گوجر خان آمد ہوئی۔ بعد نماز مغرب مسجد العابد میں سیرۃ النبی ﷺ کے موضوع پر خطاب کیا۔

پیر 30 ستمبر: صبح گوجرخان سے میرپور، آزاد کشمیر روانگی ہوئی۔ میرپور میں ایک نجی میڈیکل کالج میں ''سیرۃ النبی ﷺ کی روشنی میں نوجوانوں کے لیے رہنمائی'' کے موضوع پر خطاب کیا۔ اس کے بعد NUML یونیورسٹی، میرپور میں اسی موضوع پر خطاب کیا۔ طلبہ کے ساتھ سوال و جواب کی نشست کا بھی اہتمام تھا۔ دوپہر کو گوجرخان واپسی ہوئی۔ شام کو اسلام آباد سے کراچی کے لیے روانگی ہوئی۔

منگل 01 اکتوبر: سالانہ اجتماع 2024ء کی تیاری کے سلسلہ میں مرکزی اسرہ کے ایک خصوصی مشاورتی اجلاس کی آن لائن صدارت کی۔

معمول کی سرگرمیاں: نائب امیر صاحب سے مستقل آن لائن رابطہ رہا اور دیگر تنظیمی امور انجام دیئے۔ قرآنی نصاب کے حوالے سے ذمہ داریاں انجام دیں۔ معمول کی کچھ ریکارڈنگز کروائیں۔

امیر تنظیم اسلامی شجاع الدین شیخ کا دورۂ ترجمہ قرآن

محمد عبید یار خان، ریاض، سعودی عرب

حال ہی میں راقم نے امیر تنظیم اسلامی شجاع الدین شیخ کا آن لائن تفصیلی دورۂ ترجمہ قرآن اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مکمل کیا ہے اور دل کی گہرائیوں سے اُن کی تدریس کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے جس گہرائی اور وضاحت کے ساتھ قرآن کے پیغام کو بیان کیا، وہ واقعی قابلِ تعریف ہے۔ الحمدللہ کہ تفسیر کے مشکل موضوعات آسان ہو گئے اور ان کے روحانی پہلو دل میں اُتر گئے۔ مجھ ناچیز کی رائے میں اس دورۂ ترجمہ قرآن کے چیدہ چیدہ نکات حسب ذیل ہیں:

دعاؤں کی اثر انگیزی: امیر تنظیم اسلامی کی دورانِ درس بار بار کی جانے والی دعائیں دل کو چھو لینے والی تھیں اور اللہ کی رحمت اور برکت کی یاد دلاتی تھیں۔

مسلسل دعائیں اور حل: امیر تنظیم اسلامی کی مسلسل دعائیں اور قرآن کے نور کو جدید دور کی مشکلات کے حل کے طور پر پیش کرنا آپ کی ایک خاص صلاحیت ہے۔ اس دورۂ ترجمہ قرآن کو مکمل کرنے کے بعد ایک بات کا بہت اچھی طرح سے اندازہ ہوا کہ قرآن شریف کی ہر دوسری آیت کے بعد ایک دعا کی جاسکتی ہے چاہے وہ جنت کے حصول کی ہو، دوزخ سے بچنے کی ہو، والدین کے لیے ہو اور اولاد کے لیے ہو یا کسی بھی اور دوسرے نیک مقصد کے لیے ہو۔ قرآن شریف کی ہر دوسری آیت کے بعد ایک ایسا موضوع ضرور آتا ہے جس میں انسان کو اپنے رب سے دعا کرنی چاہیے اور یہی وہ اہم نکتہ ہے جس کو بڑے سلیقے اور بڑی خوبصورتی کے ساتھ امیر تنظیم اسلامی نے اپنے دروس میں بیان فرمایا ہے۔

موجودہ حالات سے تعلق: انہوں نے قرآن مجید کے دائمی پیغام کو موجودہ حالات کے ساتھ جوڑنے میں جو مہارت دکھائی، وہ قابلِ ستائش ہے۔

انذار اور تبشیر سے بھرپور درس: ان کا درسِ قرآن انذار اور تبشیر سے بھرپور تھا۔ انہوں نے جس خوبصورتی سے اللہ تعالیٰ کی تنبیہات (انذار) کو سنجیدگی اور اصلاح کے لیے پیش کیا اور بشارت (خوشخبری) کو سنا کر دل میں امید اور اللہ کی رحمت کا احساس پیدا کیا، وہ واقعی دل پر اثر کرتا ہے۔

آواز میں جذبات کی گہرائی: امیر تنظیم اسلامی کی آواز میں جذبات کی وہ گہرائی تھی جس نے مجھے صرف ذہنی طور پر ہی نہیں بلکہ روحانی طور پر بھی متاثر کیا۔

علم میں اضافہ اور ایمان میں مضبوطی: امیر تنظیم اسلامی کے درس سے میرے علم میں اضافہ ہوا اور ایمان میں مزید پختگی آئی۔ اس دورۂ ترجمہ قرآن کی وساطت سے بہت ساری ایسی چیزوں کے بارے میں علم حاصل ہوا جن کا پہلے ادراک نہ تھا۔

تدریسی انداز کی مثالیت: امیر تنظیم اسلامی کا تدریسی انداز دیگر بیان کرنے والوں کے لیے ایک مثال ہے۔ خصوصاً رمضان المبارک میں قرآن کی تفسیر بیان کرنے والوں کے لیے۔

سننے والوں کو اللہ کے قریب کرنا: امیر تنظیم اسلامی کے دروس نے سننے والوں کو اللہ کے قریب کرنے کا جو ذریعہ فراہم کیا، وہ واقعی قابلِ تقلید ہے۔

حکمت اور عملی زندگی کے مسائل کا ربط: امیر تنظیم اسلامی نے قرآن کی حکمت کو عملی زندگی کے مسائل اور جدید دنیا کے حالات کے ساتھ جوڑ کر اسے نایاب اور مؤثر بنایا۔

میں ایک مرتبہ پھر تہہ دل سے امیر تنظیم اسلامی کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا کہ انہوں نے اس بہت ہی دشوار کام کو انتہائی سلیقے کے ساتھ انجام دے کر ہم سب کے لیے اس کو سننے اور عمل کرنے کا ذریعہ بنایا۔ اللہ تعالیٰ امیر تنظیم اسلامی اور ہم سب کے علم و عمل میں مزید برکت عطا فرمائے اور آپ کو دین کی خدمت میں مزید کامیابیاں عطا کرے۔ آمین!

حلقہ لاہور شرقی کے زیر اہتمام ربیع الاول کی سرگرمیاں

تنظیم اسلامی حلقہ لاہور شرقی میں ماہ ربیع الاول کی مناسبت سے سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر خصوصی اجتماعات منعقد ہوئے۔ مقامی تنظیم کی سطح پر منعقد ہونے والے اجتماعات کی تفصیل ذیل میں درج ہے:

مقامی تنظیم لاہور صدر: ☆ 15 ستمبر بروز اتوار بعد از نماز عشاء جامع مسجد الھدیٰ جوڑے پل میں سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر خصوصی دعوتی اجتماع کا انعقاد کیا گیا۔ مدرس کے فرائض معاون مرکزی شعبہ تعلیم و تربیت جناب شیر افگن نے ادا کیے۔ اجتماع میں 180 خواتین وحضرات نے شرکت کی۔ ☆ 18 ستمبر بروز بدھ بعد از نماز مغرب موتی مسجد صدر میں "حب رسول ﷺ اور اس کے تقاضے" کے عنوان سے خصوصی درس قرآن کا اہتمام کیا گیا۔ مدرس کی ذمہ داری ملتزم رفیق جناب مولانا خائستہ اکبر نے ادا کی۔ شرکاء کی تعداد 15 سے 20 رہی۔ ☆ 15 ستمبر بروز اتوار سلامت پورہ اسرہ کے تحت سیرت النبی ﷺ کے حوالے سے خصوصی درس قرآن کا انعقاد ہوا جس میں مدرس کی ذمہ داری رفیق تنظیم جناب شرجیل اشرف نے ادا کی۔ حاضری 20 رہی۔ ☆ 15 ستمبر بروز اتوار مسجد نور مصطفیٰ آباد میں سیرت النبی ﷺ کے حوالے سے درس قرآن کا انعقاد کیا گیا۔ مدرس کی ذمہ داری رفیق تنظیم جناب اشفاق حسین نے ادا کی۔ حاضری 15 سے 20 رہی۔ ☆ 13 ستمبر بروز جمعہ جامع مسجد اقصیٰ تاجپورہ میں "نبی اکرم ﷺ سے تعلق کی بنیادیں" کے عنوان سے دعوتی اجتماع کا انعقاد ہوا۔ مدرس کی ذمہ داری جناب مولانا خائستہ اکبر نے ادا کی۔ اجتماع میں تقریباً 70 رفقاء واحباب نے شرکت کی۔ ☆ سیرت النبی ﷺ کے حوالے سے 3 خطابات جمعہ کا بھی اہتمام کیا گیا۔ خطابت کی ذمہ داری جناب مولانا خائستہ اکبر نے ادا کی۔

مقامی تنظیم گڑھی شاہو: ☆ 3 ستمبر بروز منگل بعد از نماز عشاء ملک نہاری ہاؤس انار کلی میں بانی محترم کا سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر ویڈیو خطاب سنایا گیا۔ پروگرام میں 40 رفقاء و احباب نے شرکت کی۔

مقامی تنظیم فیروز پور روڈ: ☆ 15 ستمبر نماز عصر تا مغرب سلسبیل ریسٹورنٹ نزد پاک عرب سوسائٹی میں سیرت النبی ﷺ کے حوالے سے خصوصی دعوتی اجتماع کا انعقاد ہوا۔ مدرس کے فرائض ناظم دعوت حلقہ لاہور شرقی جناب شہباز احمد شیخ نے ادا کئے۔ اجتماع میں تقریباً 70 رفقاء واحباب نے شرکت کی۔ ☆ 17 ستمبر بروز منگل جامع مسجد عبداللہ شاداب کالونی میں نماز مغرب تا عشاء سیرت النبی ﷺ کے حوالے سے خصوصی خطاب کا انعقاد کیا گیا۔ مدرس کے فرائض جناب شہباز احمد شیخ نے ادا کئے۔ اس پروگرام میں تقریباً 100 رفقاء واحباب نے شرکت کی۔

مقامی تنظیم گلبرگ: ☆ 15 ستمبر بروز اتوار فردوس مارکیٹ گلبرگ میں "نبی اکرم ﷺ سے ہمارے تعلق کی بنیادیں" کے عنوان سے خصوصی گفتگو کا اہتمام کیا گیا۔ نقیب اسرہ جناب عبدالمنان نے مدرس کی ذمہ داری ادا کی۔ اس نشست میں تقریباً 40 رفقاء و احباب نے شرکت کی۔ ☆ 14 ستمبر بروز ہفتہ البر فاؤنڈیشن چونگی امر سدھو میں سیرت طیبہ کے موضوع پر خصوصی لیکچر کا انعقاد کیا گیا۔ مدرس کے فرائض جناب شہباز احمد شیخ نے ادا کئے۔ اس پروگرام میں تقریباً 150 طلبہ و طالبات شریک رہے۔ ☆ تین مقامات پر ہفتہ وار حلقہ جات قرآنی میں سیرت النبی ﷺ کے حوالے سے خصوصی لیکچرز کا اہتمام کیا گیا جن میں مدرس کے فرائض جناب عبدالمنان نے سرانجام دیئے۔ ☆ دو مساجد میں سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر خصوصی خطابات جمعہ کا اہتمام کیا گیا۔ خطابت کی ذمہ داری جناب عبدالمنان نے اور جناب شہباز احمد شیخ نے ادا فرمائی۔

مقامی تنظیم شاہدرہ: ☆ سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر تین مساجد میں خطابات جمعہ کا اہتمام کیا گیا۔ خطاب جمعہ کے فرائض مقامی امیر جناب اقبال حسین، مقامی ناظم تربیت جناب افتخار احمد اور حلقہ لاہور شرقی کے ناظم نشرو اشاعت جناب نعیم اختر عدنان نے ادا کئے۔

مقامی تنظیم ڈی ایچ اے: ☆ تین ہفتہ وار حلقہ جات قرآنی میں سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر خصوصی لیکچرز ہوئے۔ مدرس کے فرائض جناب شہباز احمد شیخ نے ادا کئے۔ شرکاء کی تعداد تقریباً 40 رہی۔ ☆ 14 ستمبر بروز ہفتہ بعد از نماز مغرب جامع مسجد خاتم النبیین پنجاب سوسائٹی میں سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر خصوصی دعوتی اجتماع منعقد ہوا۔ مدرس کے فرائض معاون مرکزی شعبہ تعلیم و تربیت جناب مولانا خان بہادر نے ادا کئے۔ اس اجتماع میں رفقاء و احباب کی تعداد تقریباً 200 رہی۔

مقامی تنظیم لاہور شمالی: ☆ 15 ستمبر بروز اتوار ہفتہ وار حلقہ جات قرآنی میں سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر خصوصی گفتگو ہوئی۔ مدرس کی ذمہ داری جناب شہباز احمد شیخ نے ادا کی۔ شرکاء کی تعداد 20 رہی۔ ☆ 22 ستمبر بروز اتوار گول باغ میں سیرت النبی ﷺ کے حوالے سے خصوصی پروگرام منعقد ہوا جس میں مدرس کے فرائض جناب شہباز احمد شیخ نے ادا کئے۔ شرکاء کی تعداد تقریباً 40 رہی۔

مقامی تنظیم لاہور کینٹ: ☆ 15 ستمبر بروز اتوار مرکز نور السبیل نادر آباد میں سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر خصوصی پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ مدرس کی ذمہ داری مقامی تنظیم کے معتمد جناب عثمان شفقت نے ادا کی۔ شرکاء کی تعداد تقریباً 20 رہی۔ ☆ 19 ستمبر بروز جمعرات گلشن علی کالونی میں سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر خصوصی پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ مدرس کی ذمہ داری جناب عثمان شفقت نے ادا کی۔ شرکاء کی تعداد تقریباً 40 رہی۔ ☆ 18 ستمبر بروز بدھ بمقام ڈی ایچ اے فیز 8 میں سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر خصوصی پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ مدرس کی ذمہ داری جناب عثمان شفقت نے ادا کی۔ شرکاء کی تعداد تقریباً 15 سے 20 رہی۔

سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر سہ ماہی تربیتی اجتماع: حلقہ کے تحت سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر سہ ماہی تربیتی اجتماع 28 ستمبر بروز ہفتہ بعد از نماز مغرب تا 29 ستمبر بروز اتوار نماز اشراق مسجد نور باغ والی میں منعقد ہوا جس میں سیرت کے حوالے سے درج ذیل عنوانات پر گفتگو ہوئی: ☆ سیرت النبی ﷺ کے عملی تقاضے ☆ سیرتِ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین ☆ نبی اکرم ﷺ بحیثیت داعی ☆ تعلیم و تربیت کا نبوی منہج ☆ سنت و بدعت کا فرق اور شرعی حیثیت ☆ احکام میت سنت کی روشنی میں ☆ سورہ قلم کی ابتدائی آیات کی روشنی میں سیرت طیبہ کے چند اہم پہلو ☆ قریبی رشتوں کے شر سے حفاظت کے لیے ایک عظیم مسنون دُعا۔ (رپورٹ: سہیل خالد، معتمد حلقہ لاہور شرقی)

دورۂ توسیع دعوت برائے کوٹ ادو

تنظیم اسلامی ملتان شہر کے رفقاء 31 اگست بروز ہفتہ سہ پہر 4 بجے توسیع دعوت کے لیے کوٹ ادو روانہ ہوئے گروپ میں 9 رفقاء شامل تھے۔ نماز مغرب کوٹ ادو قرآن اکیڈمی میں ادا کی۔ گروپ کی قیادت مقامی امیر نے کی۔ نقیب اسرہ جناب مظہر لیسین اور ناظم قرآن اکیڈمی جناب جام عابد نے استقبال کیا۔ نماز مغرب کے بعد طے شدہ پروگرام کے مطابق کھانے کا وقفہ ہوا اور کچھ دیر آرام کیا۔ نماز عشاء کے بعد کوٹ ادو کے رفقاء سمیت 15 رفقاء نے امیر تنظیم اسلامی کے خطاب جمعہ کی سماعت کی۔ نماز عشاء کے بعد درس حدیث جناب محمد اشرف نے دیا۔ مقامی امیر کی قیادت میں رفقاء نے عہد کیا کہ تہجد کے لیے ہر فرد خود اٹھے گا۔ الحمدللہ تمام رفقاء خود اٹھے اور 3 بجے تک تہجد ادا کرنے کے بعد آرام کیا۔ نماز فجر کے بعد نقیب اسرہ جناب محمد اشرف نے 15 منٹ کا درس حدیث دیا۔ صبح 6 بجے جناب ڈاکٹر عارف رشید کا خطاب جمعہ ''سورہ کہف کی روشنی میں دنیا کی حقیقت'' سماعت کیا، اس میں 15 رفقاء نے شرکت کی۔ صبح ناشتہ کر کے 7:30 بجے ملتان شہر تنظیم کے دو مدرسین کی قیادت میں رفقاء دو حصوں میں تقسیم ہو کر کوٹ ادو شہر کے دو مقامی حلقہ قرآنی میں چلے گئے۔ وہاں جناب راشد سلیم اور جناب رجب علی نے درس دیا۔ 9 بجے واپسی ہوئی۔ اس کے بعد 10 بجے امیر حلقہ پنجاب جنوبی جناب قمر رئیس اپنی اہلیہ محترمہ کے ہمراہ خواتین کے اسرہ کے لیے تشریف لائے۔ 10 بجے جناب راشد سلیم نے بیعت مسنونہ اور اس کی اہمیت پر خطاب کیا۔ 10:20 پر امیر حلقہ نے رفقاء سے تذکیری گفتگو کی۔ 25 رفقاء موجود تھے۔ 11 بجے تین گروپس بنا کر رفقاء گشت کے لیے روانہ ہو گئے۔ دوپہر 12:30 واپسی ہوئی۔ نماز ظہر کے بعد جناب جام عابد نے ''دین کے جامع تصور'' کو خوبصورت انداز میں حاضرین کے سامنے رکھا۔ دعوتی گشت کی برکت سے نماز ظہر کے بعد 50 افراد موجود تھے۔ سہ پہر 3 بجے دورہ کا اختتام ہوا۔ اختتامی دعا کے بعد شام 4 بجے کوٹ ادو سے ملتان شہر واپسی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ تمام رفقاء اور احباب کے لیے آسانیاں پیدا فرمائے اور عافیت کا معاملہ کرے۔ (رپورٹ: محمد رمضان قادری، ملتان)

حلقہ کراچی وسطی کی مقامی تنظیم بنوری ٹاؤن کے رفقاء کی اسرائیل نواز مصنوعات کی بائیکاٹ مہم

☆ عبدالغفار (راقم)، ذکی بھائی اور دانش بھائی کی Chase Jail Chowrangy میں ان کے منیجر سے ملاقات ہوئی۔ انہیں اسرائیل نواز مصنوعات کی بائیکاٹ کی دعوت دی اور سٹور کے مالک کے نام خط بھی دیا کہ وہ انہیں پہنچا دیں۔ بعد ازاں ہم لوگ جمشید روڈ گئے۔ وہاں Pick N Save کے نام سے ایک مارٹ ہے۔ مارٹ کے مالک سے ملاقات ہوئی۔ انہیں بھی بائیکاٹ کا دعوتی خط دیا۔ انہوں نے بھی یقین دلایا کہ اس سلسلے میں پوری کوشش کریں گے۔ ان شاء اللہ! اسی مارٹ کے ساتھ ہی ایک اور مارٹ Saving Home کے نام سے ہے۔ وہاں بھی مارٹ کے منیجر سے ملاقات ہوئی۔ ان میں سے ایک صاحب نے کہا کہ ان سب کاموں کے کرنے سے کیا فائدہ ہوگا؟ تو انہیں قائل کرنے کی کوشش کی کہ جتنا ہمارے بس میں ہو ہمیں کرنا چاہیے تاکہ ہم اللہ کے حضور یہ کہہ سکیں کہ اے اللہ! ہم نے اپنی مقدور بھر کوشش کی اور نتائج کی ذمہ داری ہم پر نہیں ہے۔ جس پر انہوں نے ہماری بات سے اتفاق کیا۔ بھائی طٰہٰ صدیقی نے خالد بن ولید روڈ پر Chase Value کا وزٹ کیا۔ یہاں پر ان کی منیجر سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے بتایا کہ ہمارے پاس جو سامان ہے وہ سب لوکل ہوتا ہے۔ کپڑے، بچوں کی چیزیں جوتے وغیرہ۔ ہم کوئی ایسی مصنوعات نہیں رکھتے جن کا تعلق اسرائیل نواز کمپنیوں سے ہو۔ ان کے پاس اگر امپورٹڈ اشیاء ہوتی بھی ہیں تو وہ چائنہ اور جاپان سے آتی ہیں۔ اس کے بعد انہوں نے طارق روڈ پر معروف امتیاز سپر سٹور رابی سینٹر کا وزٹ کیا۔ یہاں پر منیجر سے بڑی اچھی ملاقات رہی۔ بات چیت کے دوران دوسرے شعبوں سے بھی ذمہ داران شامل ہوئے۔ انہوں نے بتایا کہ یہ معاملات فوراً سے ختم نہیں کر سکتے کیونکہ دو دو سال کے کنٹریکٹ ہوتے ہیں۔ لیکن پھر بھی کوشش کر رہے ہیں کہ لوکل پروڈکٹس کو نمایاں جگہ پر ڈسپلے کریں۔ لوگوں کو لوکل اشیاء کی خریداری کی ترغیب بھی دیتے ہیں۔ ایک اور وجہ یہ بھی ہے کہ لوکل کمپنیاں مال کی ترسیل بہت زیادہ نہیں دے سکتیں۔ اگر صرف لوکل پر انحصار کریں تو ہمارے تمام ریکس خالی ہو جائیں گے۔ باقی یہ فیصلے ہیڈ آفس میں ڈائریکٹر لیول پر ہوتے ہیں۔ بہر حال بہت اچھا وزٹ تھا اور یہ اطمینان ہوا کہ لوگوں میں بہت حد تک شعور اجاگر ہو رہا ہے۔ الحمدللہ! بھائی بہروز صاحب نے شرف آباد کے علاقے میں SPAR کا وزٹ کیا۔ ان کے منیجر نے نہ صرف وہ لیٹر رکھ لیا بلکہ کہا کہ میں بھی مالک کو قائل کرنے کی کوشش کروں گا۔ بعد ازاں انہوں نے امتیاز ایکسپریس کا وزٹ کیا۔ وہاں منیجر کو خط دیا۔ انہوں نے حامی بھرلی کہ وہ یہ خط ان شاء اللہ اپنے سینئرز کو پہنچا دیں گے۔

رفقاء متوجہ ہوں

’’قرآن اکیڈمی سعید کالونی نمبر 2 فیصل آباد‘‘ (حلقہ فیصل آباد) میں
13 تا 19 اکتوبر 2024ء (بروز اتوار نمازِ عصر تا بروز ہفتہ نمازِ ظہر)

مبتدی وملتزم تربیتی کورس کا انعقاد ہو رہا ہے۔

نوٹ: ملتزم تربیتی کورس میں درج ذیل موضوعات پر باہمی مذاکرہ ہوگا۔ گزارش ہے کہ دستیاب مواد کا مطالعہ کر کے تشریف لائیں: ☆ اسلام کا انقلابی منشور **اور** ☆ جہاد فی سبیل اللہ

زیادہ سے زیادہ رفقاء متعلقہ کورس میں شریک ہوں۔

18 تا 20 اکتوبر 2024ء (بروز جمعۃ المبارک نمازِ عصر تا بروز اتوار نمازِ ظہر)

امراء، نقباء ومعاونین تربیتی ومشاورتی اجتماع کا انعقاد ہو رہا ہے۔

نوٹ: درج ذیل موضوع پر باہمی مذاکرہ ہوگا۔ ذمہ داران سے گزارش ہے کہ دستیاب مواد کا مطالعہ کر کے تشریف لائیں۔ ☆ اسلام کا انقلابی منشور (سماجی سطح پر)

زیادہ سے زیادہ ذمہ داران پروگرام میں شریک ہوں۔ **موسم کی مناسبت سے بستر ہمراہ لائیں**

برائے رابطہ: 041-8732325 / 0300-7914988

المعلن: مرکزی شعبہ تعلیم وتربیت: 78-35473375(042)

ضرورت امام رخطیب مسجد

کوٹ عبدالمالک کے قریب صوفی فیکٹری میں واقع مسجد میں امام وخطیب کی فوری ضرورت ہے۔ حافظ قرآن اور درس نظامی سے فارغ التحصیل کو ترجیح دی جائے گی۔ معقول تنخواہ اور مراعات دی جائیں گی۔

برائے رابطہ:
0344-4294304

پریس ریلیز 4 اکتوبر 2024ء

امیر تنظیم اسلامی شجاع الدین شیخ کی ڈاکٹر ذاکر نائیک سے ملاقات

شجاع الدین شیخ

جمعرات 3 اکتوبر 2024ء کو امیر تنظیم اسلامی شجاع الدین شیخ نے تنظیم اسلامی کراچی کے ذمہ داران اور ڈاکٹر اسرار احمدؒ کے فرزند آصف حمید کے ہمراہ گورنر ہاؤس کراچی میں معروف مذہبی سکالر ڈاکٹر ذاکر نائیک سے ملاقات کی۔ اگرچہ پروگرام کے مطابق ڈاکٹر ذاکر نائیک نے قرآن اکیڈمی ڈیفنس کراچی کا دورہ کرنا تھا لیکن سیکیورٹی خدشات کے باعث حکومت سندھ نے اُن کی آمد ورفت گورنر ہاؤس تک محدود کر رکھی تھی، لہٰذا تنظیم اسلامی کے وفد نے گورنر ہاؤس میں اُن سے ملاقات کی۔ ڈاکٹر ذاکر نائیک کے صاحبزادے فارق نائیک بھی ملاقات کے دوران موجود تھے۔ امیر تنظیم اسلامی نے کراچی کے ذمہ داران کا تعارف کرواتے ہوئے کہا کہ ہم سب بانیٔ تنظیم اسلامی اور صدر مؤسس انجمن خدام القرآن، ڈاکٹر اسرار احمدؒ کی معنوی اولاد ہیں جس پر ڈاکٹر ذاکر نائیک نے بتایا کہ 1991ء میں بھارت سے پاکستان آمد پر قرآن اکیڈمی لاہور میں اُن کی ڈاکٹر اسرار احمدؒ سے ملاقات ہوئی تھی۔ ڈاکٹر اسرار احمدؒ کی نصیحت پر ہی اُنہوں نے میڈیکل پریکٹس چھوڑ کر کل وقتی داعیٔ دین بننے کا فیصلہ کیا تھا۔ ڈاکٹر ذاکر نائیک نے کہا کہ میں نے اپنی دعوت کا مرکز ومحور قرآن پاک کو بنایا ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمدؒ اس حوالے سے بھی ہمارے محسن ہیں کہ اُنہوں نے پوری زندگی نہ صرف قرآن مجید کے پیغام کو عام کیا بلکہ کلام باری تعالیٰ کی بنیاد پر نظام یعنی خلافت کے قیام ونفاذ کی جدوجہد کے لیے تنظیم اسلامی کے نام سے جماعت قائم کی۔ ڈاکٹر ذاکر نائیک نے کہا کہ داعی کے لیے تہجد کی نماز انتہائی اہمیت کی حامل ہے۔ اس وقت ضعفِ ایمان اور نااتفاقی کے باعث مسلمان دنیا بھر میں ذلیل ورسوا ہو رہے ہیں۔ فلسطین میں صہیونی بدترین ظلم وجبر اور درندگی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ اس صورتِ حال سے نکلنے کا واحد راستہ یہ ہے کہ مسلمان اپنی اصل کی طرف لوٹیں اور خود کو قرآن وسنت سے جوڑ کر باہمی اتفاق واتحاد پیدا کریں تاکہ اُن کی دنیا بھی سنور جائے اور آخرت میں بھی کامیاب وکامران ہو سکیں۔ (جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشرواشاعت، تنظیم اسلامی، پاکستان)

دعائے مغفرت

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ

☆ حلقہ فیصل آباد کے ملتزم رفیق ڈاکٹر فیض الرحمن وفات پا گئے۔
برائے تعزیت: 0307-2639917

☆ حلقہ پنجاب شمالی کے رفیق تنظیم چودھری حسن ریاض کی والدہ وفات پا گئیں۔
برائے تعزیت: 0331-5565285

☆ حلقہ پنجاب شمالی کے رفیق تنظیم عبدالرؤف اعوان کے بڑے بھائی وفات پا گئے۔
برائے تعزیت: 0311-1771224

☆ حلقہ پنجاب شمالی کے رفیق تنظیم غلام فرید کی پوتی وفات پا گئیں۔
برائے تعزیت: 0300-5077164

اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ قارئین سے بھی ان کے لیے دعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ وَاَدْخِلْهُمْ فِيْ رَحْمَتِكَ وَحَاسِبْهُمْ حِسَابًا يَّسِيْرًا

Vol: 33 Regd. No. C.P.L NO.114 No.39

Weekly **Nida-e-Khilafat** Lahore